

تعجب ہے اس پر کہ جو مرنے والوں کو دیکھتا ہے اور پھر موت کو بھولے ہوئے ہے۔  
(امام علیؑ، نوح البلاغہ)

# احکام و حقوق اموات

تالیف:

مولانا سید رضی عباس ہمدانی

مرکز افکار اسلامی



اس کتاب سے استفادہ کی عام اجازت ہے۔

نام کتاب: احکام و حقوق اموات

تالیف: مولانا سید رضی عباس ہمدانی

ترتیب و تدوین: مولانا سید عقیل عباس نقوی

اشاعت اول: ذوالحجہ 1443ھ (جولائی 2022ء)

ناشر: مرکز افکار اسلامی

کتاب ملنے کا پتہ: جامعہ جعفریہ جنڈ، ضلع اٹک

ویب سائٹ: [www.afkareislami.com](http://www.afkareislami.com)

ای میل: [afkareislami@yahoo.com](mailto:afkareislami@yahoo.com)

واٹس اپ نمبر: 03001731272





## فہرست

5	مقدمہ
9	احکام میت
9	حالت احتضار کے احکام
11	روح نکلنے کے بعد کے احکام
12	غسل میت
13	غسل میت کا طریقہ
14	حنوط کے احکام
15	کفن کے احکام
17	کفن پہننے کا طریقہ
18	تشییع جنازہ
19	نماز میت کے احکام
20	نماز جنازہ کا طریقہ
20	مکمل نماز جنازہ
25	نماز جنازہ کی دو صورتیں
25	مختصر نماز جنازہ
27	تلقین میت
27	تلقین برای مرد
33	تلقین برای عورت





38	دُن کے احکام
43	غسلِ مس میت
44	نمازِ وحشتِ قبر
44	حقوقِ اموات
44	حالتِ احتضار
48	قبضِ روح سے سپردِ قبر تک
50	واجبات کی ادائیگی
51	حقوقِ معنوی
52	حقوقِ والدین
57	نمازِ ہدیہ والدین
58	تلاوتِ قرآن
60	میت کی حسرت
63	اعمالِ خیر و طلبِ مغفرت
66	زیارتِ قبور
69	خاتمہ
72	دُعا



## مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ

وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔

خالق نے حیات سے پہلے لفظ موت کو لا کر ہمیں بہت کچھ سمجھا دیا اور موت و حیات کے مقصد کو آزمائش گاہ قرار دے کر عمل کی راہ کو روشن فرما دیا۔ ارشاد فرمایا:

﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ

اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ﴾

وہ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش

کرے کہ تم میں سے عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے۔

اور آنے کے ساتھ جانے کی بھی خبر دے دی۔ ہزار کوئی چاہے کہ نہ جائے مگر بھیجنے

والے کا اعلان ہے:

﴿اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُمْ الْمَوْتُ وَاَلَوْ كُنْتُمْ فِی

بُرُوْجٍ مُّشْبَبَةٍ﴾۔

جہاں گھی تم ہو تم تک موت پہنچے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں میں

کیوں نہ ہو۔

جب ہر حال میں پلٹ کر جانا ہی ہے تو کیوں نہ ایسے جائیں جیسے وہ چاہتا ہے۔

۱۔ سورۃ ملک، آیہ ۲۔

۲۔ سورۃ النساء، آیہ ۷۸۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٦٧﴾ اِرْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ  
رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٦٨﴾- فَأَدْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٦٩﴾-وَأَدْخُلِي  
جَنَّتِي ﴿٧٠﴾﴾-

اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف پلٹ آ اس حال میں کہ تو  
اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہو۔ پھر میرے بندوں میں  
شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

اللہ کی دی ہوئی زندگی اللہ کی بتائی ہوئی راہوں پر گزارنا ہی کمال انسانی ہے۔ مگر  
کسی سے کوتاہی ہو جائے اور وہ اللہ کی مرضی کے بجائے اپنی مرضیاں کرتے ہوئے  
اس نعمتِ حیات کو ضائع کر بیٹھے تو وہ کریم میزبان اپنے مہمان کی بہتری کے لیے زندہ  
افراد کو کہتا ہے۔ مجھ سے اس کی سفارش کرو اور یوں کہو:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ  
الْحِسَابُ﴾

اے ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور ایمان والوں کو  
بروز حساب مغفرت سے نواز۔

انسان جب رب کے بلائے ہوئے مہمان کی تیاری کو دیکھتا ہے جسے حالتِ احتضار  
کہتے ہیں تو اس وقت سے لے کر قبر میں اتارنے تک کی اس کی ذمہ داریاں احکام  
میت کہلاتی ہیں اور سپردِ خاک کرنے کے بعد اس سے حسن سلوک حقوقِ میت

۱۔ سورۃ الفجر، آیہ ۲۷-۳۰۔

۲۔ سورۃ ابراہیم، آیہ ۴۱۔

کہلاتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ نفوس جو ان دنوں فریضوں کو نبھاتے ہیں اور چلے جانے والوں کی یاد سے خود کو اپنا جانا یاد دلاتے ہیں۔ اسی منظر کی یاد دہانی کو امیر المؤمنین علیؑ سب سے بڑا واعظ قرار دیتے ہیں۔

فَكَفَىٰ وَاِعْظَا بِمَوْتِي عَايَنْتُهُمْ، حُمِلُوا إِلَىٰ قُبُورِهِمْ غَيْرَ رَاكِبِينَ، وَ اُنزِلُوا فِيهَا غَيْرَ نَازِلِينَ، فَكَانَتْهُمْ لَمْ يَكُونُوا لِلدُّنْيَا عَمَّارًا، وَكَانَ الْآخِرَةَ لَمْ تَزَلْ لَهُمْ دَارًا، أَوْ حَشُوا مَا كَانُوا يُوطِنُونَ، وَ اَوْطَنُوا مَا كَانُوا يُوحِشُونَ، وَ اَشْتَغَلُوا بِمَا فَارَقُوا، وَ اَضَاعُوا مَا اَلَيْهِ اُنْتَقَلُوا. لَا عَن قَبِيحٍ يَسْتَطِيعُونَ اِنْتِقَالًا، وَ لَا فِي حَسَنٍ يَسْتَطِيعُونَ اِزْدِيَادًا۔

تمہیں پند و عبرت دینے کیلئے وہی مرنے والے کافی ہیں کہ جنہیں تم دیکھتے رہے ہو، انہیں (کندھوں پر) لاد کر قبروں کی طرف لے جایا گیا، درآنحالیکہ وہ خود سوار نہیں ہو سکتے اور انہیں قبروں میں اتار دیا گیا جبکہ وہ خود اترنے پر قادر نہ تھے۔ (یوں مٹ مٹا گئے کہ) گویا یہ کبھی دنیا میں بسے ہوئے تھے ہی نہیں اور گویا یہی آخرت (کا گھر) ان کا ہمیشہ سے گھر تھا۔ جسے وطن بنایا تھا اسے سنسان چھوڑ گئے اور جس سے وحشت کھایا کرتے تھے وہاں اب جا کر سکونت اختیار کرنا پڑی۔ ہمیشہ اسکا انتظام کیا جسے چھوڑنا تھا اور وہاں کی کوئی فکر نہیں کی جہاں جانا تھا۔ (اب) نہ تو برائیوں سے (تو بہ کر کے) پلٹنا ان کے بس میں ہے اور نہ نیکیوں کو

بڑھانا ان کے اختیار میں ہے۔<sup>۱</sup>

اس کتاب میں انہی دو ذمہ داریوں کو بیان کیا گیا ہے کہ جان نکلنے کی حالت سے قبر پر مٹی ڈالنے تک کے مراحل میں کیا کرنا ہے اور دفن کے بعد میت کے لیے کون سے کام لازمی اور بہتر ہیں اور انہیں کیسے انجام دینا ہے۔

خالق موت و حیات ہمیں موت کی حقیقت کو سمجھنے اور اس یقین پر یقین رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اُس مالک کی غلامی میں اور محمد و آل محمد علیہم السلام کی سیرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ زندگی میں جو غلطیاں اور کوتاہیاں ہوئیں ہیں، انہیں معاف فرمائے۔ ہمارے مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ہمیں اپنے لیے اور اپنے مرحومین کے لیے نیک اعمال بجالانے اور صدقہ و خیرات ادا کرنے کا شرف عطا فرمائے۔ کریم اللہ ہماری اس کوشش کو ہمارے والدین اور دیگر مرحومین کی مغفرت کا ذریعہ قرار دے۔

والسلام

سید رضی عباس ہمدانی

<sup>۱</sup> [نہج البلاغہ، افکار، خطبہ ۱۸۶، ص ۵۲۹]

## احکام میت

دین اسلام نے جہاں زندگی گزارنے کے احکام و مسائل بیان فرمائے ہیں وہیں موت اور اس کے بعد کے احکام کی بھی وضاحت فرمائی ہے۔ اس موضوع پر علماء نے مفصل کتابیں لکھی ہیں اور مراجع کرام کی توضیحات میں بھی تفصیل درج ہے۔ اس کتابچے میں ان احکام کو مختصر اور آسان الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی مدظلہ کے فتاویٰ کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

## حالت احتضار کے احکام

کسی شخص پر جب موت کی حالت طاری ہوتی ہے اور جان دینے کے مراحل دکھائی دیتے ہیں تو اسے سکراتِ موت یا حالتِ احتضار کہتے ہیں اور وہ شخص مختصر کہلاتا ہے یہ وقت انسان کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے۔ زندگی میں اس وقت کو یاد رکھا جائے تو آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ محمد و آل محمد علیہم السلام کی محبت انسان کے دل اور عمل میں ہو تو اس مشکل وقت میں کام آتی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ والدین سے نیکی کرنا سکراتِ موت کو آسان کرتا ہے۔ انسان کو زندگی میں اپنے گناہوں کو گننا چاہیے اور اللہ سے اُن کی توبہ کرنی چاہیے۔ حقوقِ خدا اور حقوقِ خلق فوراً ادا کرنے چاہیں۔ اپنے مال میں سے خود راہِ خدا پر خرچ کر کے جانا چاہیے۔ ایک ثلث کی وصیت کرنی چاہیے۔ دوسرے افراد سے حلال کرانا چاہیے۔ انسان کو گھر میں نماز کی ادائیگی کے لیے ایک جگہ معین کر لینی چاہیے اور اگر سکراتِ موت کی سختی کا سامنا ہو تو وراثت اس شخص کو نماز کی اس جگہ پر لے جائیں یہ مستحب ہے۔

☆ جو مومن حالت احتضار میں ہو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا، مرد ہو یا عورت اسے پشت کے بل یوں لٹایا جائے کہ اُس کے پاؤں کے تلوے قبلہ رُخ ہوں۔ مرنے کے بعد غسل دینے تک اُسے اسی حالت میں رکھا جائے۔

☆ مستحب ہے کہ مختصر کے سامنے کلمہ اور بارہ اماموں کے نام دُہرائے جائیں اور کوشش کی جائے کہ وہ انہیں سمجھ سکے۔ اس کی موت کے وقت تک ان چیزوں کو دُہراتے رہنا مستحب ہے۔

☆ مستحب ہے کہ مختصر کو درج ذیل دُعا اس طرح سنائی جائے کہ وہ اسے سمجھ سکے۔ اور اگر دُہرا سکے تو کوشش کرے اور اگر ترجمہ کیا جائے تو شاید بہتر سمجھ سکے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي الْكَثِيْرَ مِنْ مَعَاصِيْكَ وَ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُو عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ وَ اعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمِنِيْ فَاِنَّكَ رَحِيْمٌ۔

اے میرے معبود! میں نے تیرے جو بہت سے گناہ کئے ہیں وہ معاف فرمادے اور میں نے جو تھوڑی سی اطاعت کی ہے وہ قبول فرمالے۔ اے وہ جو تھوڑی سی چیز قبول کر لیتا ہے اور بہت سی معاف کر دیتا ہے مجھ سے تھوڑی سی (اچھائی) قبول کر لے اور بہت سے (گناہ) معاف کر دے۔ یقیناً توں بخشنے اور معاف کرنے والا ہے۔ اے میرے معبود! مجھ پر رحم فرماتا تو

یقیناً رحم کرنے والا ہے۔

☆ مختصر کے سرہانے سورۃ یسین، سورۃ صافات، آیۃ الکرسی، سورۃ اعراف کی آیت نمبر ۵۴ اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھنا مستحب ہے۔ قرآن مجید جتنا پڑھا جا سکے پڑھے، دُعاۓ عدیلہ پڑھے۔ مختصر کو توبہ واستغفار کرنے کی ہمت دلائے۔

☆ مختصر کو تنہا چھوڑنا، اس کے پاس زیادہ باتیں کرنا، رونا اور صرف عورتوں کو اس کے پاس چھوڑنا مکروہ ہے۔

### روح نکلنے کے بعد کے احکام

☆ مستحب ہے کہ میت کی آنکھیں اور منہ بند کر دیا جائے۔

☆ دونوں ہاتھ دونوں پہلوؤں کے ساتھ پھیلا دیئے جائیں اور ٹھوڑی کو تخت الحنک کی طرح باندھ دیا جائے۔

☆ پیروں کو باہم ملا دیا جائے۔

☆ میت کو تنہا چھوڑا جائے۔

☆ میت کے پاس حائض اور مجنب افراد نہ رہیں۔

☆ میت کو غیر ضروری ہاتھ نہ لگایا جائے کیونکہ اس سے میت کو تکلیف ہوتی ہے۔

☆ میت کو کسی چادر سے ڈھانپ دیا جائے۔

☆ میت کے احترام میں وہاں چراغ روشن کیا جائے۔

☆ زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کی جائے۔

☆ غسل و کفن اور دفن میں جلدی کی جائے۔ روایت میں ہے کہ اگر کسی کا انتقال دن میں ہو جائے تو رات کا انتظار نہ کیا جائے اور اگر کسی کا انتقال رات میں ہو جائے تو دن

کا انتظار نہ کیا جائے البتہ کسی شدید مجبوری کی بناء پر کچھ تاخیر کی جاسکتی ہے۔  
 ☆ میت کے عزیز واقارب اور دوست و احباب کو انتقال کی خبر دی جائے تاکہ  
 زیادہ سے زیادہ افراد شریک جنازہ ہو سکیں اور دعائے مغفرت کر سکیں۔

## غسل میت

موت کے بعد سب سے پہلا واجب غسل میت ہے۔ ہر مسلمان خواہ شیعہ اثنا  
 عشری نہ بھی ہو اُس کا غسل، جنوط، کفن، نماز جنازہ اور دفن واجب کفائی ہے۔ خود ولی  
 انجام دے یا کوئی دوسرا آدمی اُسے انجام دے تو واجب ادا ہو جائے گا۔

میت کو غسل دینے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو کوئی میت کو  
 غسل دیتا ہے اللہ سبحانہ اس کے لیے فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو یوں  
 دھو دیتا ہوں جس طرح یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

مومنین و مومنات کو چاہیے کہ غسل دینے کے احکام سیکھیں۔ عملی طور پر غسل دینا  
 سیکھیں اور میت کے غسل میں ثواب سمجھ کر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس لیے کہ اگر غسل،  
 کفن، جنازہ یا دفن کے بعد معلوم ہو کہ یہ اعمال غلط طریقے سے انجام دیے گئے ہیں تو  
 ان کو دوبارہ بجالانا ہوگا۔ البتہ غلط ہونے کے گمان یا شک ہونے کی صورت میں  
 دوبارہ انجام نہیں دیا جائے گا۔ احتیاط واجب ہے کہ شیعہ کو شیعہ غسل دے۔ اگر میت  
 غسل، کفن، دفن اور جنازے کے لیے کسی خاص شخص کو وصیت کر گیا ہو اور وہ شخص  
 وصیت کو قبول کر چکا ہو تو ضروری ہے کہ اُس وصیت پر عمل کرے۔

میت کو جلد غسل دے دینا چاہیے۔

چار مہینے کے سقط شدہ بچے کو غسل دینا واجب ہے بلکہ اگر بچہ چار مہینے کا نہ ہو مگر اُس

کا بدن مکمل بن چکا ہو تو بھی احتیاط واجب کی بنا پر غسل دینا چاہیے۔ چار ماہ سے کم مدت کے سقط ہونے والے بچے کو غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے گا۔

مرد مرد کو اور عورت عورت کو غسل دے۔ میت کی شرمگاہ کے علاوہ جسم برہنہ رکھنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ کپڑے کے نیچے سے غسل دیا جائے۔ اگر میت کے بدن کے کسی حصے پر نجاست ہو تو ضروری ہے کہ غسل سے پہلے نجاست کو دور کر لیا جائے۔

### غسل میت کا طریقہ

☆ میت کو درج ذیل ترتیب سے تین غسل دینا واجب ہے:

پہلا غسل بیری کے پتوں ملے پانی سے۔

دوسرا غسل کافور ملے پانی سے۔

تیسرا غسل خالص یعنی بغیر کسی ملاوٹ کے پانی سے۔

ضروری ہے کہ بیری کے پتے اور کافور اتنا زیادہ نہ ہو کہ پانی کارنگ یا بو یا ذائقہ بدل جائے اور نہ اتنا کم ہو کہ کہا ہی نہ جاسکے کہ بیری کے پتے یا کافور اس پانی میں ملے ہوئے ہیں۔

☆ غسل کے وقت میت کو یوں لٹایا جائے کہ اُس کے پاؤں قبلہ کی سمت ہوں۔

☆ غسل قُرْبَةَ إِلَى اللّٰهِ کی نیت سے دیا جائے۔

☆ میت کا لباس اگر آسانی سے اتارا جاسکے تو اتار لیں ورنہ وارث کی اجازت سے

کاٹ کر اتاریں۔

☆ غسل میں تین پانیوں کی ترتیب بھی ضروری ہے۔ بدن کے دھونے میں بھی ترتیب ضروری ہے یعنی پہلے سر پھر دایاں حصہ اور پھر بائیں حصہ دھویا جائے۔ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہنے پائے۔

مستحب ہے کہ میت کو غسل دینے والا شخص اور اس کی مدد کرنے والا با وضو ہو۔ میت کی دائیں جانب کھڑا ہو۔ غسل کے دوران ذکرِ خُدا کرتا رہے بہتر ہے کہ یہ کہتا رہے۔ **يَا رَبِّ عَفْوُكَ عَفْوُكَ**۔

تینوں غسلوں سے پہلے کہنیوں تک ہاتھ دھوئے۔ میت کے سر، بغل یا زیر ناف بال کاٹنا یا ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ کنگھی کرنا بھی مکروہ ہے۔ گرم پانی سے غسل دینا بھی مکروہ ہے۔

### حنوط کے احکام

غسل دینے کے بعد واجب ہے کہ میت کو حنوط کیا جائے یعنی میت کے سجدے کے سات اعضاء یعنی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر کافور اس طرح ملا جائے کہ وہ ان پر باقی رہے۔

احتیاطاً مستحب ہے کہ کافور پہلے میت کی پیشانی پر ملا جائے پھر دوسرے اعضاء پر ملا جائے اور ان میں ترتیب ضروری نہیں۔

مستحب ہے کہ کچھ کافور میت کی ناک پر بھی لگایا جائے۔

کافور پسا ہوا اور تازہ ہونا چاہیے۔ میت کو کافور کے علاوہ دوسری خوشبوئیں نہ لگائی جائیں۔ مستحب ہے کہ خاکِ شفا کی تھوڑی سی مقدار کافور میں ملا لی جائے۔

## کفن کے احکام

چار مہینے کے سقط ہونے والے بچے سے کفن کا وجوب شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد ہر عمر کے افراد کے لیے لازم ہے۔ مستحب ہے کہ میت کو عمدہ کفن پہنایا جائے۔ کفن سفید کپڑے کا ہو۔ کفن کی سلائی نہ کی جائے۔ کفن کو قینچی سے کاٹنا اور اُس میں کوئی خوشبو لگانا مکروہ ہے۔ کفن میت کے اصل مال سے لیا جائے۔ کفن غصبی نہ ہو۔ اگر غصبی کفن پہنایا گیا ہو تو دفن کے بعد بھی اُسے اتارنا لازم ہے۔ کفن نجس نہ ہو۔ اگر کفن پہنانے کے بعد نجس ہو جائے تو اُس کا وہ حصہ دھو لیا جائے یا کاٹ کر الگ کر دیا جائے اُسے بدلنا ضروری نہیں۔

میت خواہ مرد کی ہو یا عورت کی دونوں کے لئے واجب کفن تین اجزاء پر مشتمل ہے۔

(۱) چادر جس کی لمبائی اتنی ہو کہ پورے بدن کو ڈھانپ لے اور میت کے پاؤں اور سر کی طرف سے گرہ دے کر باندھا جاسکے۔ چوڑائی اتنی ہو کہ ایک طرف دوسری طرف کے اوپر آجائے۔

(۲) کرتہ جو کندھوں سے پنڈلیوں تک پہنچ جائے۔

(۳) لنگی جو ناف سے گھٹنوں تک بدن کے اطراف کو گھیر لے اور بہتر ہے کہ سینے سے پاؤں تک کو گھیر لے۔

ان تین کپڑوں کے علاوہ کچھ کپڑے مستحب ہیں۔

مرد میت کے لیے عمامہ جو بہتر ہے اتنا ہو کہ جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک بن سکے۔ دوسرے ران پیچ جو چوڑائی میں ایک بالشت اور لمبائی

میں اتنا ہو جو دونوں رانوں کو ڈھانپ لے۔ تیسرے کمر بند جس سے میت کے وسط کو باندھا جاتا ہے اور چوتھے بند کف، جن سے کفن کے دونوں سروں اور وسط کو باندھا جاتا ہے۔ ایک دوسری بڑی چادر بھی مستحب ہے جو تمام بدن کو لپیٹ لے۔ میت اگر عورت کی ہے تو عمامہ کے بجائے مقنعة مستحب ہے جو سر اور بالوں کو لپیٹ لے اور اسی طرح ایک سینہ بند مستحب ہے جس سے سینے کو باندھا جاتا ہے۔ بعض کتابوں میں اوڑھنی کا بھی ذکر ہوا ہے۔ میت کی شرمگاہ پر کافی مقدار میں روئی رکھنا بھی مستحب ہے۔

انسان کے لئے اپنی تندرست زندگی میں کفن، بیری کے پتے اور کافور کا تیار رکھنا مستحب ہے۔ مستحب ہے کہ کفن پر میت اور اُس کے باپ کا نام لکھ کر خاکِ شفا سے یہ دُعا لکھی جائے۔

يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عَلِيًّا وَالْحَسَنَ  
 وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسَى وَعَلِيًّا وَ  
 مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
 أَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَأَوْصِيَاءُ رَسُولِ اللَّهِ وَأَهْلِي وَأَنَّ الْبُعْثَ  
 وَالنُّوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ -

دُعاے جوشن کبیر کا کفن پر لکھنا بھی مستحب ہے۔

مستحب ہے کہ میت کے ساتھ کفن میں کھجور یا بیری یا کسی درخت کی دو تازہ تقریباً دو فٹ کی شاخیں رکھی جائے۔

## کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کے واجب و مستحب کپڑوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کپڑوں میں سے واجب و مستحب کپڑوں کو کسی چار پائی وغیرہ پر ترتیب سے بچھایا جائے گا۔ سب سے پہلے کمر بند اور بند کفن رکھے جائیں گے۔ مستحب چادر بچھائی جائے گی اگر رکھنی ہے۔ اُس کے اوپر واجب چادر رکھی جائے گی اُس کے اوپر کفنی کا گر بیان بنا کر آدھا حصہ چادر کے اوپر رکھا جائے گا اور باقی حصہ سر کی طرف اکٹھا کر دیا جائے گا۔ پھر ناف کی جگہ سے پنڈلیوں تک لنگ بچھادی جائے گی۔ پھر ران پیچ رکھا جائے گا۔ ران پیچ کا ایک سرا درمیان سے پھاڑ کر پھٹا ہوا حصہ وہاں رکھیں جہاں میت کی کمر ہو اور اُس کا دوسرا حصہ ٹانگوں والی طرف نیچے رکھ لیں۔ عمامہ و مقنعہ کا کپڑا بھی اپنی جگہ پر رکھ دیں۔

میت کو غسل کے بعد اس ترتیب سے رکھے کپڑوں پر لٹائیں۔ اُسے حنوط کریں۔ شرمگاہ پر روئی رکھیں۔ ران پیچ کے ٹکڑوں کو کمر کے دونوں طرف سے نکال کر گرہ لگائیں اور ران پیچ کا دوسرا سرا دونوں ٹانگوں کے درمیان سے اوپر نکالیں۔ روئی شرمگاہ سے الگ نہ ہو اور یوں یہ حصہ لنگوٹ کی صورت میں بندھ جائے گا۔ ران پیچ کے باقی حصے کو رانوں کے گرد لپیٹ دیں۔

کپڑوں کے بچھانے کی ترتیب سے اب انہیں لپیٹتے جائیں واجب چادر کے لپیٹنے سے پہلے چہرے کے قریب خاک شفا رکھ دیں اور پہلوؤں میں جریدتین رکھ دیں۔ اب چادر اوڑھ دیں اور اگر مستحب چادر بچھائی تھی تو اُسے اوڑھ دیں۔ اب کمر بند اور بند کفن باندھ دیں۔

کفن پہناتے وقت بھی زور زور سے باتیں کرنے کے بجائے ذکرِ خُدا اور میت

کے لیے طلب استغفار کرتے رہنا چاہیے۔ لازم ہے کہ ان کاموں کو انجام دینے والا شخص شرعی مسائل سے آگاہ ہو اور عملی طور پر بھی غسل و کفن کے احکام کا پہلے تجربہ کر لے۔

آج کل احکام میت سکھانے کے لیے عموماً تجربے کے لیے ورکشاپس رکھی جاتی ہیں۔ اس لیے ایسے پروگرام کا انعقاد کر کے یہ احکام دقت سے جان لئے جائیں۔

### تشییع جنازہ

غسل و کفن کے بعد نماز میت ایسی جگہ ادا کی جائے جہاں زیادہ سے زیادہ لوگ شرکت کر سکیں۔ عموماً قبرستان کے ساتھ جنازہ گا ہیں بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ میت کو جنازہ گاہ تک اور وہاں سے قبر تک پہنچانے کے لیے ساتھ چلنا تشییع جنازہ کہلاتا ہے۔

احادیث میں جنازے کے ساتھ چلنا اور میت کے تابوت یا چارپائی کو چاروں طرف سے کندھا دینے اور اٹھانے کا بہت ثواب بیان ہوا ہے۔ تشییع جنازہ کے ہر قدم پر ہزار نیکیوں کے لکھے جانے کا ذکر ہے۔

تابوت کے اگلے حصے کو دائیں کندھے پر اٹھایا جائے پھر پچھلے حصے کو دائیں کندھے پر اٹھایا جائے پھر پیچھے سے بائیں کندھے پر اٹھایا جائے اور پھر اگلے حصے کو بائیں کندھے پر اٹھایا جائے۔ تشییع جنازہ کے وقت دُعا و استغفار کے علاوہ کوئی دُنیاوی بات نہ کی جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ كُوْا پڑھتا رہے۔ میت کو لے کر آہستہ آہستہ چلا جائے۔

## نماز میت کے احکام

چھ سال کے بچے اور اس کے بعد ہر عمر کے مسلمان میت کے لیے نماز میت پڑھنا واجب ہے۔ جو بچہ چھ سال کا نہ ہو لیکن نماز کو جانتا ہو تو احتیاطاً لازم کی بنا پر اُس کی نماز پڑھنی چاہیے اور اگر وہ نماز سے واقف نہ ہو تو قُرْبَةَ اِلٰی اللّٰہ کی نیت یعنی رجاء کی نیت سے نماز پڑھی جاسکتی ہیں۔

وہ بچہ جو مردہ پیدا ہوا ہو اُس کی نماز پڑھنا مستحب نہیں ہے۔ نماز میت پڑھنے کے لیے وضو، غسل یا تیمم ضروری نہیں۔ جس شخص پر غسل مس میت واجب ہے وہ غسل کے بغیر نماز میت پڑھ سکتا ہے۔ اور اس کا بدن اور لباس پاک ہونا بھی لازمی نہیں اگرچہ بہتر یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھا جائے جو دوسری نمازوں میں لازمی ہے۔

نماز جنازہ ننگے پاؤں پڑھنا مستحب ہے۔ نماز جنازہ پڑھانے والا وارث سے اجازت لے۔ مستحب ہے کہ ہر تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے تکبیر کہے۔ نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔

میت مرد ہے تو پیش نماز اُس کے پیٹ کے سامنے کھڑا ہو اور میت عورت کی ہے تو سینے کے سامنے کھڑا ہو۔ نماز جنازہ میں خواتین بھی شرکت کر سکتی ہیں۔ نماز جنازہ پڑھاتے وقت امام میت کے قریب کھڑا ہو اور جماعت کی صفیں آپس میں متصل ہونی چاہیں۔ میت اگر تابوت میں ہے تو اُسے باہر نکال کر نماز پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ نماز میت کئی دفعہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔

دفن کے بعد پتا چلے کہ جو نماز پڑھی گئی وہ باطل تھی تو دوبارہ نماز پڑھنے کے لئے

قبر کھولنا جائز نہیں۔ بلکہ رجا کی نیت سے اس کی قبر پر نماز پڑھ لی جائے گی۔

### نماز جنازہ کا طریقہ

نماز جنازہ جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔ نماز جنازہ پڑھانے والا نماز سے پہلے تین مرتبہ بلند آواز سے الصلوٰۃ کہے۔ امام جماعت نیت کرے گا کہ اس حاضر میت پر نماز پڑھتا ہوں واجب قُوبَةَ اِلَى اللّٰهِ اور پیچھے کھڑے ہوئے افراد نیت کریں گے کہ نماز پڑھتا ہوں اس حاضر میت پر ساتھ پیش نماز کے واجب قُوبَةَ اِلَى اللّٰهِ۔ پیش نماز اللہ اکبر کہہ کر دُعا میں بلند آواز سے پڑھے گا اور مقتدی کے لیے بھی لازمی ہے کہ وہ بھی ساتھ ساتھ دُعا میں پڑھے۔

مومنین و مومنات کو شش کریں کہ مکمل نماز جنازہ یاد کر لیں تاکہ صحیح طریقے پر نماز پڑھ سکیں۔

نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں ہیں اور پہلی چار تکبیروں میں ہر تکبیر کے بعد ایک دُعا پڑھی جائے گی اور پانچویں تکبیر پر نماز مکمل ہو جائے گی۔

### مکمل نماز جنازہ

میت کو غسل، حنوط اور کفن دینے کے بعد اس پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے جس کی پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔

قابل توجہ:

میت کے غسل، حنوط، کفن، نماز جنازہ اور پھر دفن جیسے تمام امور واجب کفائی ہیں۔ یعنی ابتدا میں یہ امور تمام مسلمانوں پر واجب ہیں لیکن اگر کچھ مسلمان ان امور کی

انجام دہی میں مصروف ہو جائیں تو باقی افراد ان کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔

فرادی نماز جنازہ کیلئے یوں نیت کرے : نماز جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میت پر واجب قُرْبَةَ إِلَى اللّٰهِ۔

باجماعت پڑھا ہوا ہو تو یوں نیت کرے :

نماز جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میت پر پیچھے اس پیش نماز کے واجب قُرْبَةَ إِلَى اللّٰهِ۔

پھر پہلی تکبیر کہے اور یہ پڑھے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،  
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ،  
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ،  
أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔  
جنہیں اس نے برحق مبعوث فرمایا جو خوشخبری دینے والے اور قیامت کے دن سے ڈرانے والے ہیں۔

پھر دوسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

پروردگار! درود و سلام نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور برکت نازل فرما محمدؐ

وَالْمُحَمَّدِ وَارْحَمَهُ مُحَمَّدًا وَ  
 آلَ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ  
 وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ  
 عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ،  
 إِنَّكَ حَبِيدٌ مَّجِيدٌ  
 وَصَلِّ عَلَى جَبْرِئِ الْأَنْبِيَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِينَ  
 وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّادِقِينَ  
 وَجَبْرِئِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

وآل محمد پر اور رحمت نازل فرما محمد و  
 آل محمد پر، جیسا کہ تو نے اپنا بہترین درود  
 اور برکت اور رحمت نازل فرمائی  
 حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر،  
 بیشک تو لائق مجد و تعریف ہے  
 اور (خدا یا!) تو رحمت نازل فرما اپنے  
 تمام انبیاء و مرسلین پر  
 اور شہداء، سچوں اور اپنے تمام نیک و  
 صالح بندوں پر۔

پھر تیسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
 وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ،  
 الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ  
 وَالْأَمْوَاتِ، تَابِعِ اللَّهُمَّ بَيْنَنَا  
 وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ،  
 إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ، إِنَّكَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

خدا یا! تمام مومنین و مومنات اور  
 مسلمین اور مسلمات کو بخش دے! ان کو  
 بھی جو ابھی زندہ ہیں  
 اور جو فوت ہو گئے ہیں، خدا یا! ہمارے اور ان  
 کے درمیان نیکیوں کے ساتھ متابعت فرما!  
 بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا اور  
 بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

پھر چوتھی تکبیر کہے اور (مرد کیلئے یہ پڑھے):

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا عَبْدُكَ وَابْنُ خَدَايَا! بِيْشَكَ يَه (مرحوم) تیرا بندہ ہے،  
عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہے

نَزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرٌ مَنْزُولٍ بِهِ يَه تیرا مہمان بنا ہے اور تو بہترین میزبان  
اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا ہے، پروردگار! ہم اس (مرحوم) کے بارے  
میں سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتے

وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ اور تو اس کے بارے میں ہم سے بہتر جانتا  
مُحْسِنًا فَذِدِّيْ أَحْسَنُهُ ہے، خدایا! اگر یہ نیکوکار ہے تو اس کی  
نیکیوں میں مزید اضافہ فرمادے

وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ اور اگر یہ گنہگار ہے تو اس سے درگزر  
فرمادے۔

وَاحْشُرْهُ مَعَ النَّبِيِّ وَالْأَكْبِيَّةِ (پروردگار) اسے حضرت رسول  
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُعْصُومِينَ۔ اکرم ﷺ اور آئمہ طاہرین کے ساتھ محشور  
فرمادے!

(عورت کیلئے) کہے:

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَابْنَةُ خَدَايَا! بِيْشَكَ يَه (مرحومہ) تیری کنیز ہے،  
عَبْدِكَ وَابْنَةُ أُمَّتِكَ تیرے بندے کی بیٹی ہے، تیری کنیز کی  
بیٹی ہے۔

نَزَلَتْ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرٌ مَنْزُولٍ بِهِ يَه تیری مہمان بنی ہے اور تو بہترین میزبان ہے

اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا خَيْرًا      پروردگار! ہم اس (مرحومہ) کے بارے  
 میں سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتے  
 وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا مِنَّا، اللَّهُمَّ إِنَّ      اور تو اس کے بارے میں ہم سے بہتر جانتا  
 كَانَتْ مُحْسِنَةً      ہے، خدا یا! اگر یہ نیکوکار ہے  
 فَزِدْ فِي إِحْسَانِهَا وَ إِنَّ كَانَتْ      تو اس کی نیکیوں میں مزید اضافہ فرمادے  
 مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا      اور اگر یہ گنہگار ہے تو اس سے درگزر  
 فرمادے۔

وَأَحْسُرُهَا مَعَ النَّبِيِّ وَالْأَيَّمَةِ      (پروردگار) اسے حضرت رسول اکرم ﷺ اور  
 الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُعْصُومِينَ۔      آئمہ طاہرین کے ساتھ مشور فرمادے!  
 (بچے کیلئے) کہے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَ      اے معبود! اس بچے کو اپنے  
 فَرَطًا وَ أَجْرًا      والدین اور ہمارے لئے پہلے سے جا کر  
 انتظام کر نیوالا اور اجر کا باعث بنا دے۔

(بچی کیلئے) کہے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لِأَبَوَيْهَا وَلَنَا سَلَفًا وَ      اے معبود! اس بچی کو اپنے والدین  
 فَرَطًا وَ أَجْرًا      اور ہمارے لئے پہلے سے جا کر انتظام  
 کر نیوالی اور اجر کی باعث بنا دے۔  
 اور پھر پانچویں تکبیر کہنے کے بعد نماز ختم کر دے۔

## نماز جنازہ کی دو صورتیں:

نماز جنازہ دو طرح سے پڑھی جاسکتی ہے۔ ایک مفصل جو اوپر نقل کی گئی ہے اور دوسرے مختصر۔ نماز جنازہ انسان خواہ فرادی (بغیر جماعت کے) پڑھ رہا ہو یا کسی کی اقتدا میں ادا کر رہا ہو، دونوں صورتوں میں وہ خود اس کو پڑھنے کا پابند ہے۔ پس جماعت میں امام صاحب کے پیچھے خاموش کھڑے رہنے سے نماز جنازہ ادا نہیں ہوتی ہے۔

ہم اس کتاب میں مومنین کے استفادہ کیلئے مختصر نماز جنازہ بھی نقل کر رہے ہیں۔

### مختصر نماز جنازہ:

نماز جنازہ کی نیت (فرادی کی صورت میں):

نماز جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میت پر واجب قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ اور

(جماعت کی صورت میں):

نماز جنازہ پڑھتا ہوں اس حاضر میت پر، اس پیش نماز کی اقتدا میں واجب قُرْبَةً

اِلَى اللّٰهِ -

اس کے بعد

پہلی تکبیر کہے اور یہ پڑھے:

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ

کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ

مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ

کے رسول ہیں۔

پھر دوسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ      خدایا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما!

پھر تیسری تکبیر کہے اور یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ      خدایا! تمام مومنین و مومنات کی

المُؤْمِنَاتِ      مغفرت فرمادے!

پھر چوتھی تکبیر کہے اور اس کے بعد:

میت مرد ہو تو یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذَا الْمَيِّتِ      خدایا! اس میت کی مغفرت فرمادے!

اور اگر میت عورت ہو تو یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ الْمَيِّتَةِ      اس میت کی مغفرت فرمادے! خدایا

اور پھر پانچویں تکبیر کہنے پر نماز جنازہ اختتام پذیر ہو جاتی ہے۔

نماز میت سے فارغ ہو کر سب کہیں:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

سنت ہے کہ جب تک میت کو اٹھایا نہ جائے یا تابوت کو تھوڑا سا ہلایا نہ جائے

نماز گزار اپنی جگہ پر کھڑے رہیں۔

## تلقین میت:

مکتب اہل بیت میں میت کو قبر میں لٹا کر اور پھر دفن کرنے کے بعد اس کی قبر پر تلقین پڑھنا مستحب عمل ہے۔ تلقین میں دراصل میت کو عقائد حقہ کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ یہ تلقین جہاں میت کیلئے رحمت و مغفرت کی راہ ہموار کرتی ہے وہاں قبر پر موجود دیگر مومنین کی معرفت میں بھی اضافے کا سبب ہے۔ ہم نے اس کتاب میں تلقین کو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا ہے تاکہ تمام مومنین اس کے معانی سے مستفید ہوں۔ جب میت کو قبر میں اتاریں تو ایک مومن ننگے سر اور ننگے پاؤں کفن کے کپڑوں کی تمام گرہیں کھول کر اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے پر قینچی کی طرح رکھ کر اپنے داہنے ہاتھ سے میت کا داہنا شانہ اور اپنے بائیں ہاتھ سے میت کا بائیں شانہ تھام کر آہستگی سے بلائے اور کوئی مومن حسب ذیل تلقین پڑھے۔ اگر میت عورت ہو تو اس کا کوئی محرم قبر میں اترے۔

## تلقین برائے مرد

خوب غور سے سنو! خوب غور سے سنو! اِسْمَعِ اِفْهَمِ اِسْمَعِ اِفْهَمِ اِسْمَعِ

خوب غور سے سنو! اِفْهَمِ

اے (یہاں مرحوم اور اس کے والد کا نام یا (مرحوم کا اور اس کے والد کا نام

نام لے) کیا تو اپنے اس لے) هَلْ اَنْتَ عَلٰی

عہد پر قائم ہے جس پر تو نے ہم سے الْعَهْدِ الَّذِي فَاَرَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ

جدائی اختیار کی اور وہ اس امر کی گواہی کہ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ

سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں،

وَحَدَا لَا شَرِيكَ لَهُ وَ إِنَّ  
 مُحَمَّدًا  
 عَبْدًا وَ رَسُولَهُ سَيِّدُ النَّبِيِّينَ  
 وَ خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ وَ  
 أَنَّ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ  
 الْأَوْصِيَاءِ وَ إِمَامُ الْفَتْرَةِ الْاَللَّهُ  
 طَاعَتُهُ عَلَى الْعَالَمِينَ  
 وَ أَنَّ الْحَسَنَ  
 وَ الْحُسَيْنَ وَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ  
 وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ  
 وَ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى  
 بْنَ جَعْفَرٍ وَ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى  
 وَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَ عَلِيَّ بْنَ  
 مُحَمَّدٍ  
 وَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ الْقَائِمَ  
 الْحُجَّةَ الْمُهَدِيَّ

وہ کیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں  
 اور اس بات کی گواہی کہ حضرت محمد ﷺ  
 اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور  
 تمام انبیاء کے سردار اور آخری نبی ہیں اور  
 حضرت علیؑ تمام مومنوں کے حاکم،  
 تمام اوصیاء کے سردار اور ایسے (برحق)  
 امام ہیں جن کی اطاعت  
 کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے  
 لئے واجب قرار دیا ہے اور یہ گواہی کہ  
 حضرت امام حسنؑ  
 اور حضرت امام حسینؑ، حضرت امام  
 زین العابدینؑ، حضرت امام محمد باقرؑ  
 اور حضرت امام جعفر صادقؑ، حضرت  
 امام موسیٰ کاظمؑ، حضرت امام علی رضاؑ،  
 حضرت امام محمد تقیؑ، حضرت امام علی  
 نقیؑ،  
 حضرت امام حسن عسکریؑ اور قائم آل  
 محمد حضرت امام زمانہ عجل

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَيْمَهُ  
 الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَجُ اللَّهِ  
 عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ وَ أَيْمُنَكَ  
 أَيْمَهُ هُدًى أَبْرَارٍ  
 يَا (مرحوم کا اور اس کے والد کا نام  
 لے) إِذَا أَتَاكَ الْمَلَكَانِ  
 الْمُقَرَّبَانِ رَسُولَيْنِ مِنْ  
 عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
 وَ سَأَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَ عَنْ  
 نَبِيِّكَ وَ عَنْ دِينِكَ  
 وَ عَنْ كِتَابِكَ وَ عَنْ قِبْلَتِكَ وَ  
 عَنْ أَيْمَتِكَ  
 فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَ قُلْ فِي  
 جَوَابِهِمَا  
 اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَ مُحَمَّدٌ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ  
 نَبِيِّي وَ الْإِسْلَامُ دِينِي وَ الْقُرْآنُ  
 كِتَابِي وَ الْكَعْبَةُ قِبْلَتِي  
 (کہ اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں) جو  
 تمام مومنین کے امام اور اللہ کی تمام مخلوق  
 پر اس کی حجت ہیں، وہ تمہارے  
 ہدایت یافتہ اور نیکو کار سچے امام ہیں  
 اے (یہاں مرحوم اور اس کے والد کا  
 نام لے) جب تمہارے پاس  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارسال کردہ دو  
 مقرب فرشتے آئیں  
 اور تم سے تمہارے پروردگار،  
 تمہارے نبی، تمہارے دین،  
 تمہاری کتاب، تمہارے قبلہ اور  
 تمہارے اماموں کے بارے میں سوال  
 کریں تو  
 ڈرنے یا خوف کھانے کی کوئی ضرورت  
 نہیں بلکہ تم ان دونوں کو یہ جواب دو کہ  
 اللہ جل جلالہ میرا پروردگار ہے،  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 میرے نبی ہیں، اسلام میرا دین ہے،  
 قرآن میری کتاب ہے، کعبہ شریف

میرا قبلہ ہے اور حضرت امیر المؤمنین  
 علی ابن ابی طالبؑ میرے امام ہیں،  
 حضرت امام حسن مجتبیٰؑ میرے امام  
 ہیں، شہید کر بلا  
 حضرت امام حسینؑ میرے امام ہیں،  
 حضرت امام زین العابدینؑ  
 میرے امام ہیں، حضرت امام محمد  
 باقرؑ میرے امام ہیں،  
 حضرت امام جعفر صادقؑ میرے امام  
 ہیں، حضرت امام موسیٰ کاظمؑ میرے امام ہیں،  
 حضرت امام علی رضاؑ میرے امام ہیں،  
 حضرت امام محمد تقیؑ میرے امام ہیں،  
 حضرت امام علی نقیؑ میرے امام ہیں،  
 حضرت امام حسن عسکریؑ میرے امام  
 ہیں اور حجت حق حضرت امام زمانہؑ  
 میرے امام ہیں۔

خدا ان سب پر اپنی رحمتیں نازل  
 فرمائے، یہ سب کے سب میرے امام اور  
 سردار، پیشوا

وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي  
 طَالِبٍ إِمَامِي  
 وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبَى  
 إِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ  
 عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَاءَ إِمَامِي وَ  
 عَلِيُّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ إِمَامِي  
 وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ إِمَامِي  
 وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ إِمَامِي وَ  
 مُوسَى الْكَاطِمُ إِمَامِي  
 وَعَلِيُّ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدُ  
 الْجَوَادُ إِمَامِي  
 وَعَلِيُّ الْهَادِي إِمَامِي  
 وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي  
 وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي هُوَ لَأَيُّ  
 صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ  
 أَيْمَتِي وَسَادَتِي وَقَادَتِي

وَ شَفَعَا لِي بِهِمْ أَتَوَلَّى  
 اور شفاعت کنندہ ہیں، میں انہی کی  
 ولایت کا دم بھرتا ہوں اور  
 وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَّءُ فِي  
 ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں، دنیا  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَعْلَمُ  
 میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور خوب اچھی  
 طرح جان لے  
 يَا (مرحوم کا اور اس کے والد کا نام  
 لے) إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ  
 وَتَعَالَى نِعْمَ الرَّبُّ وَأَنَّ  
 وتعالیٰ بہترین رب ہے،  
 مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 حضرت محمد ﷺ  
 نِعْمَ الرَّسُولُ وَأَنَّ أَمِيرَ  
 بہترین رسول ہیں اور حضرت امیر  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
 المؤمنین علی ابن ابیطالبؓ  
 وَ أَوْلَادَهُ الْأَيْمَةَ الْأَحَدَ عَشَرَ  
 اور ان کے گیارہ امام فرزند ان  
 نِعْمَ الْأَيْمَةُ  
 ارجمند بہترین امام ہیں  
 وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ  
 اور بیشک جو کچھ حضرت محمد ﷺ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 اللہ کی جانب سے لائے ہیں  
 حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ  
 وہ برحق ہے اور موت برحق ہے اور  
 مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ  
 قبر میں منکر و نکیر کا سوال و جواب  
 فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَ الْبَعْثُ حَقٌّ وَ  
 کرنا برحق ہے اور قبروں سے اٹھایا جانا  
 النَّشُورُ حَقٌّ  
 برحق ہے اور دوبارہ زندہ کیا جانا برحق ہے،

اور (پل) صراط برحق ہے اور میزان  
برحق ہے اور اعمال ناموں کا کھلنا  
برحق ہے اور جنت برحق ہے اور  
دوزخ برحق ہے اور قیامت آکر ہے گی  
اس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ  
تعالیٰ قبروں میں دفن لوگوں کو دوبارہ زندہ  
فرمائے گا

اے (مرحوم کا نام لے) کیا تم نے یہ  
باتیں ذہن نشین کر لیں، خدا تمہیں عقیدہ  
حق پر ثابت قدم رکھے، تمہیں سیدھے  
راستے کی ہدایت نصیب فرمائے اور  
خدا اپنے مقام رحمت میں تیرے اور تیرے  
دوستوں کے درمیان شناسائی کرا دے۔  
پروردگار! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں  
سے دور رکھ، اس کی روح کو اپنی جانب  
بلند فرما اور اسے اپنی جانب سے دلیل  
و برہان کی تلقین فرما دے، پروردگار! اسے  
بخش دے، بخش دے!

وَالصِّرَاطَ حَقًّا وَالْيَمِينَ حَقًّا  
وَتَطَايُرِ الْكُتُبِ  
حَقًّا وَالْجَنَّةَ حَقًّا وَالنَّارَ حَقًّا  
وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ  
لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ  
مَنْ فِي الْقُبُورِ

أَفْهَمْتَ يَا (مرحوم کا نام لے)  
ثَبَّتَكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ  
وَهَدَاكَ اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ  
مُسْتَقِيمٍ عَرَفَ اللَّهُ  
بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَوْلِيَائِكَ فِي  
مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهِ  
اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ  
جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ بِرُوحِهِ  
إِلَيْكَ وَلَقِّنْهُ مِنْكَ بُرْهَانًا،  
اللَّهُمَّ عَفُوكَ عَفُوكَ۔

### تلقین برائے عورت:

<p>خوب غور سے سنو! خوب غور سے سنو!          خوب غور سے سنو!          اے (یہاں مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے) ہل اَنْتِ عَلٰی          الْعَهْدِ الَّذِي فَاْرَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ          شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ          وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ          مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ          سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ          الْمُرْسَلِيْنَ          وَاَنْ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ          سَيِّدُ الْوَصِيَّةِيْنَ وَ          اِمَامًا افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ عَلٰى          الْعٰلَمِيْنَ</p>	<p>خوب غور سے سنو! خوب غور سے سنو!          خوب غور سے سنو!          اے (یہاں مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے) ہل اَنْتِ عَلٰی          الْعَهْدِ الَّذِي فَاْرَقْتِنَا عَلَيْهِ مِنْ          شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ          وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ          مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ          سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ          الْمُرْسَلِيْنَ          وَاَنْ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ          سَيِّدُ الْوَصِيَّةِيْنَ وَ          اِمَامًا افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ عَلٰى          الْعٰلَمِيْنَ</p>
---	---

اور یہ گواہی کہ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ،	وَ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بُنَّ الْحُسَيْنِ
حضرت امام زین العابدینؑ، حضرت امام محمد باقرؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ،	وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَ مَوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ
حضرت امام موسیٰؑ کاظمؑ، حضرت امام علی رضاؑ، حضرت امام محمد تقیؑ، حضرت امام علی نقیؑ،	وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ
حضرت امام حسن عسکریؑ اور قائم آل محمد حضرت امام زمانہ (عجل)	وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ
(کہ اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں)	صَلَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ اٰمَةً
تمام مومنین کے امام اور اللہ کی تمام مخلوق پر اس کی حجت ہیں، وہ تمہارے	الْمُؤْمِنِينَ وَ حُجَجِ اللّٰهَ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ وَ اٰمَتُّكَ
ہدایت یافتہ اور نیکو کار سچے امام ہیں اے (یہاں مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے) جب تمہارے پاس	اٰمَةٌ هُدًى اَبْرَارٍ يَا (مَرْحُومَةٌ كَاوْرَاسِ كَ وَالِدِ كَانَامِ لِ) اِذَا اَتَاكَ الْمَلِكَانِ
اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارسال کردہ دو مقرب فرشتے آئیں	الْمُقَرَّبَيْنِ الرَّسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
اور تم سے تمہارے پروردگار، تمہارے نبی، تمہارے دین،	وَسَأَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَّبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ

تمہاری کتاب، قبلہ اور تمہارے  
اماموں کے بارے میں سوال کریں تو  
ڈرنے یا خوف کھانے کی کوئی ضرورت  
نہیں بلکہ تم ان دونوں کو یہ جواب دو کہ  
اللہ جل شانہ میرا پروردگار ہے،  
حضرت محمد ﷺ میرے نبی ہیں،  
اور اسلام میرا دین ہے اور قرآن  
میری کتاب ہے،

اور کعبہ میرا قبلہ ہے اور حضرت امیر  
المومنین علی ابن ابی طالبؓ میرے امام ہیں،  
حضرت امام حسن مجتبیٰؓ میرے امام  
ہیں، حضرت امام حسینؓ  
شہید کر بلا میرے امام ہیں، حضرت  
امام زین العابدینؓ میرے امام ہیں،  
اور حضرت امام محمد باقرؓ میرے امام ہیں،  
حضرت امام جعفر صادقؓ میرے امام  
ہیں، حضرت امام موسیٰ کاظمؓ میرے امام ہیں،  
اور حضرت امام علی رضاؓ میرے امام  
ہیں، حضرت امام محمد تقیؓ

وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَ  
عَنْ أُمَّتِكَ  
فَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي وَقُولِي فِي  
جَوَابِهِمَا  
اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيِّ  
وَالْإِسْلَامُ دِينِي وَالْقُرْآنُ كِتَابِي

وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَأَمِيرُ  
الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي  
وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبَى  
إِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ  
الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَاءَ إِمَامِي وَعَلِيٌّ  
زَيْنُ الْعَابِدِينَ إِمَامِي  
وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّبِيُّ إِمَامِي  
وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ إِمَامِي وَ  
مُوسَى الْكَاطِمُ إِمَامِي وَ  
عَلِيُّ الرِّضَا إِمَامِي وَ  
مُحَمَّدُ الْجَوَادُ إِمَامِي وَ

<p>میرے امام ہیں، حضرت امام علی نقیؑ</p> <p>میرے امام ہیں،</p> <p>حضرت امام حسن عسکریؑ میرے امام ہیں</p> <p>اور حجرت حق حضرت امام زمانہؑ میرے امام ہیں۔</p> <p>خدا ان سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے،</p> <p>یہ سب کے سب میرے امام، سردار،</p> <p>پیشوا اور شفاعت کنندہ ہیں، میں انہی</p> <p>کی ولایت کا دم بھرتی ہوں اور</p> <p>ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں، دنیا</p> <p>میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور خوب اچھی</p> <p>طرح جان لے</p> <p>اے (مرحومہ اور اس کے والد کا نام</p> <p>لے) کہ بیشک اللہ تبارک</p> <p>وتعالیٰ بہترین رب ہے، حضرت</p> <p>محمد ﷺ</p> <p>بہترین رسول ہیں اور حضرت امیر</p> <p>المومنین علی ابن ابی طالبؑ</p> <p>اور ان کے گیارہ امام فرزند ان ارجمند</p> <p>بہترین امام ہیں</p>	<p>عَلِيُّ الْهَادِي إِمَامِي</p> <p>وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي</p> <p>وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي</p> <p>هُوَ لِآءِ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ</p> <p>أَجْبَعِينَ أَيْمَتِي وَ سَادَتِي</p> <p>وَقَادَتِي وَ شُفَعَائِي بِهِمْ أَتَوَلَّى وَ</p> <p>مِنْ أَعْدَائِهِمْ</p> <p>أَتَبَرَّءُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ</p> <p>ثُمَّ أَعْلِي</p> <p>يَا (مرحومہ کا اور اس کے والد کا نام</p> <p>لے) إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ</p> <p>وَتَعَالَى نِعْمَ الرَّبُّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا</p> <p>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ</p> <p>نِعْمَ الرَّسُولُ وَأَنَّ أَمِيرَ</p> <p>الْمُؤْمِنِينَ</p> <p>عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ أَوْلَادَهُ</p> <p>الْإِثْمَةَ الْأَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْإِثْمَةُ</p>
---	--

اور بیشک جو کچھ حضرت محمد ﷺ،  
 اللہ کی جانب سے لائے ہیں  
 وہ برحق ہے اور موت برحق ہے اور  
 قبر میں منکر و نگیر کا سوال و جواب  
 کرنا برحق ہے اور قبروں سے اٹھایا جانا  
 برحق ہے اور دوبارہ زندہ کیا جانا برحق ہے اور  
 (پل) صراط برحق ہے اور میزان  
 برحق ہے اور اعمال ناموں کا کھلنا  
 برحق ہے اور جنت برحق ہے اور دوزخ  
 برحق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ  
 قیامت آ کر رہے گی اور یہ کہ اللہ  
 تعالیٰ قبروں میں دفن لوگوں کو دوبارہ زندہ  
 فرمائے گا  
 اے (مرحومہ کا نام لے) کیا تم نے  
 یہ باتیں ذہن نشین کر لیں؟ خدا تمہیں  
 عقیدہ حق پر ثابت قدم رکھے!  
 تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت  
 نصیب فرمائے اور

وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ  
 مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ  
 فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ  
 وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ  
 وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ  
 السَّاعَةَ آتِيَةٌ  
 لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ  
 مَنْ فِي الْقُبُورِ  
 أَفْهِمْتُ يَا (مرحومہ کا نام  
 لے) ثَبَّتِكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ  
 وَهَذَا إِلَهُ إِلَى صِرَاطٍ  
 مُسْتَقِيمٍ

عَرَفَ اللَّهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ  
 أَوْلِيَاءِكَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِهِ  
 خد اپنے مقامِ رحمت میں تمہارے اور  
 تمہارے عزیزوں کے درمیان شناسائی  
 کرادے۔

اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَن  
 جَنْبَيْهَا وَاصْعِدْ بِرُوحِهَا إِلَيْكَ  
 پروردگار! زمین کو اس کے دونوں  
 پہلوؤں سے دور رکھ، اس کی روح کو اپنی  
 جانب بلند فرما

وَلَقِّهَا مِنْكَ بُرْهَانًا اللَّهُمَّ  
 عَفْوَاكَ عَفْوَاكَ  
 اور اسے اپنی جانب سے دلیل و برہان  
 کی تلقین فرما، پروردگار! اسے بخش دے،  
 بخش دے!

### دفن کے احکام

مستحب ہے کہ قبر ایک متوسط انسان کے قد کے برابر گہری ہو۔ میت کے تابوت یا چارپائی کو قبر سے چند گز دور زمین پر رکھیں۔ اس عمل کو منزل کہا جاتا ہے۔ پھر اٹھائیں اور تھوڑا سا آگے بڑھا کر دوسری دفعہ زمین پر رکھیں۔ تیسری دفعہ اٹھائیں اور قبر کے کنارے یوں رکھیں کہ چوتھی مرتبہ اٹھا کر میت کو سپرد قبر کر دیا جائے۔ ہر بار میت کو زمین پر رکھتے اور اٹھاتے وقت دُعا پڑھتے رہیں اور میت کے لیے استغفار کرتے رہیں۔

میت اگر مرد کی ہے تو تیسری دفعہ قبر کی پاننتی کی طرف رکھیں تاکہ میت کو قبر کی پاننتی کی طرف سے قبر میں اتارا جائے اور میت عورت کی ہے تو تیسری دفعہ اُسے قبر کے قبلہ کی طرف رکھیں تاکہ میت کو قبلہ رُخ والے پہلو سے قبر میں داخل کیا جائے۔

میت کو قبر میں اُتارنے والا شخص بھی قبر کی پانٹی کی طرف سے قبر میں داخل ہو۔ یہ شخص بہتر ہے سر اور پاؤں سے ننگا ہو۔ قمیض کے بٹن کھلے ہوں اور قبر میں اُترتے وقت میت کے اس نئے مکان میں داخل ہونے کو ذہن میں رکھے اور یہ دُعا عربی میں یاد ہو تو پڑھتا رہے یا کوئی جاننے والا اُسے کتاب سے پڑھاتا رہے اور اگر عربی نہ پڑھ سکتا ہو تو ترجمہ پڑھے۔

**اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهَا حُفْرَةً مِّنْ حُفْرِ النَّارِ۔**

اے معبود! تو اسے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے اور اسے جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ نہ بنا۔

مستحب ہے کہ میت کو بڑے آرام سے اُٹھائیں اور قبر کے سپرد کریں۔ قبر میں داخل کرتے وقت اس دُعا کو پڑھا جائے۔

**بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَ تَصَدِيقًا بِكِتَابِكَ هَذَا مَا وَعَدْنَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ وَ صَدَقَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيْمَانًا وَ تَسْلِيمًا۔**

اللہ کے نام اور اللہ کی ذات سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کے دین پر۔ اے معبود! تجھ پر ایمان اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے یہی چیز ہے جس کا اللہ اور رسولؐ نے ہم سے وعدہ کیا اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا۔ اے معبود!

ہمارے ایمان و یقین میں اضافہ فرما۔

ذُن کے مراحل میں چند لوگ ذُن کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور باقی افراد اپنی دُنیاوی باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر موجود تمام افراد کو چاہیے کہ اس منظر کو دیکھیں اپنے ایسے وقت کو یاد کریں اور میت کے لیے استغفار کریں اور کچھ یاد دہ ہو تو ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ﴾ - بلاشبہ ہم اللہ کے ہیں اور بلاشبہ ہمیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

ہی پڑھتے رہیں۔

میت کو قبر میں دائیں کروٹ یوں لٹائیں کہ پورے بدن کا رُخ قبلہ کی طرف ہو، بعض اوقات فقط چہرہ قبلہ رُخ کر دیا جاتا ہے جو کافی نہیں۔ میت کو دائیں کروٹ رکھنے کے لیے اُس کی پشت کی طرف قبر ہی کی کچھ مٹی رکھ دی جائے۔ اب بند کفن کھول دئے جائیں۔ میت کا رُخسار زمین پر رکھ دیا جائے۔ چہرہ کے سامنے خاکِ شفا رکھ دی جائے میت اگر عورت کی ہے تو قبر میں اُترانے کے بعد قبر پر چادر سے پردہ بنا کر رکھا جائے اور قبر میں شوہر یا کوئی محرم رشتہ دار اُترے یا کوئی قریبی عزیز قبر میں اُترے۔ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد میت مرد کی ہے تو پڑھا جائے:

اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَصَاعِدِ عَمَلِهِ وَ لَقِيهِ  
مِنْكَ رِضْوَانًا۔

اے معبود زمین کو اس کے پہلوؤں میں وسیع فرما۔ اس کے عمل

کو بلند فرما۔ اور اسے اپنی خوشنودی و رضا کے ساتھ قبول فرما۔

اگر میت عورت کی ہو تو یوں کہتے رہیں:

اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضِ عَنْ جَنْبِهَا وَ صَاعِدِ عَمَلِهَا وَ  
لِقْهَا مِنْكَ رِضْوَانًا۔<sup>۱</sup>

میت کو اس انداز سے قبر میں لٹانے کے بعد قبر میں موجود شخص یا کوئی دوسرا شخص ولی کی اجازت سے اپنا دایاں ہاتھ میت کے دائیں کندھے اور بائیں ہاتھ بائیں کندھے پر رکھے اور بازوؤں کی قینچی سی بن جائے گی۔ یہ شخص میت کی ایک طرف کھڑا ہو اور تلقین خود پڑھے یا کوئی دوسرا شخص پڑھے اور میت کا نام آنے پر یہ شخص میت کے کندھے ہلائے جیسے میت کو متوجہ کر رہا ہو کہ یہ جو کچھ کہا جا رہا ہے اسے سُنو اور سمجھو۔

مکتب اہل بیت علیہم السلام میں تلقین مستحب ہے۔ تلقین دراصل میت کو عقائد حقہ کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ تلقین میت کے لیے رحمت و مغفرت کا ذریعہ اور قبر پر موجود دوسرے افراد کے لیے معرفت میں اضافے کا سبب ہے۔ تلقین اگر عربی کے ساتھ میت کی اپنی زبان میں بھی دُہرائی جائے تو بہتر ہے۔

مستحب ہے کہ جو شخص قبر میں اُترا تھا وہ پانٹی ہی کی طرف سے باہر نکلے۔ قبر کو سرہانے کی طرف سے بند کرنا شروع کریں۔ وہاں موجود افراد یہ دُعا پڑھتے رہیں۔ میت مرد کی ہو تو یوں پڑھیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ وَحَدِّتْهُ وَ اِنْسِ وَحَشَّتْهُ وَ اِرْحَمْ عُرْبَتَهُ  
وَ اَسْكِنِ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ، رَحْمَةً يَسْتَعْنِي بِهَا عَنْ  
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَ اَحْشُرْهُ مَعَ مَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنْ

۱۔ تہفۃ العلوم، ص ۱۰۲۔

الْأَيُّمَةُ الظَّاهِرِينَ۔

اے معبود اس کی تنہائی کا ساتھی رہ خوف میں ہدم بن اور اس کی بے کسی پر رحم فرما۔ اپنی رحمتوں میں سے خاص رحمت اس کے ساتھ کر دے جس کے ذریعے سے تیرے غیر کی رحمت سے ایسے بے نیاز کر دے۔ اس کو ان پاک اماموں علیہم السلام کے ساتھ محشور فرما جن سے وہ محبت رکھتا تھا۔

اگر میت عورت کی ہو تو کہیں:

اللَّهُمَّ صَلِّ وَحَدِّتْهَا وَ اَنْسِ وَحَشْتَهَا وَ اَرْحَمْ  
عُرْبَتَهَا وَ اَسْكِنِ اِلَيْهَا مِنْ رَحْمَتِكَ يَسْتَعْنِي بِهَا عَنْ  
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ وَ اَحْشُرْهَا مَعَ مَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنْ  
الْأَيُّمَةِ الظَّاهِرِينَ۔

قبر بند کرنے کے بعد میت کے قریبی رشتہ داروں کے علاوہ دوسرے افراد ہاتھ کی پشت سے تین مرتبہ مٹی ڈالیں اور ساتھ ساتھ پڑھتے رہیں:

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ﴾

مٹی مکمل ہونے پر قبر پر پانی چھڑکا جائے۔ پانی ڈالنے والا قبلہ رخ ہو کر سر ہانے سے پانی ڈالتا ہوا پاؤں تک آئے اور پھر پاؤں سے سر ہانے تک جائے۔ قبر کو تقریباً چار انگل زمین سے بلند کیا جائے اس پر کوئی کتبہ لگا دیا جائے تاکہ پہچاننے میں غلطی نہ ہو۔ اب وہاں موجود افراد اپنی انگلیاں قبر کی مٹی میں گاڑ کر سات دفعہ سورۃ قدر پڑھیں اور میت کے لیے سب مل کر یہ دُعا کریں۔

اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَن جَنْبَيْهِ وَاصْعِدْ إِلَيْكَ رُوحَهُ  
وَلَقِّهِ مِنْكَ رِضْوَانًا وَأَسْكِنْ قَبْرَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ مَا  
تَغْنِيهِ بِهِ عَن رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ -

اے معبود اس کی قبر کو اس کے پہلوؤں کے لیے وسیع فرما۔ اس  
کی روح کو اپنے پاس بلندی عطا فرما۔ اسے اپنی خوشنودی و رضا  
عطا فرما اس کو قبر میں اپنی رحمت سے یوں سکون عطا فرما کہ جس  
کے ذریعہ وہ تیرے علاوہ کسی کی رحمت کا محتاج نہ ہو۔

مستحب ہے کہ جنازہ اور دفن میں شریک لوگ جب چلے جائیں تو ولی خود یا کسی کو  
کہہ کر تلقین دوبارہ پڑھی جائے اور دفن کے بعد میت کے پسماندگان کو تعزیرت پیش  
کی جائے۔

مستحب ہے کہ میت کے اہل خانہ کے لیے تین دن کھانا بھیجا جائے۔ اُن کے  
پاس بیٹھ کر یا ان کے گھر میں کھانا کھانا مکروہ ہے۔

### غسل مس میت

جس شخص نے میت کے جسم کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اور تینوں غسل مکمل ہونے  
سے پہلے بالوں کے علاوہ میت کے جسم کے کسی حصہ کو چھوا ہو۔ مثلاً ہاتھ لگایا ہو یا بوسہ  
دیا ہو یا بغیر ارادے کے ہاتھ لگ گیا ہو تو اس پر غسل مس میت واجب ہے۔

غسل مس میت کے بغیر نماز میت پڑھی جاسکتی ہے مگر دوسری نمازوں کے لئے  
غسل لازم ہے۔ غسل مس میت کا طریقہ وہی ہے جو غسل جنابت کا ہے اور اس غسل  
کے بعد نماز کے لیے وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

## نمازِ وحشتِ قبر

اس نماز کو نماز ہدیہ میت بھی کہتے ہیں۔ مستحب ہے میت کے دفن کی پہلی رات کے کسی حصہ میں اور بہتر ہے کہ نماز عشاء کے بعد یہ نماز پڑھی جائے۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ: نماز وحشت پڑھتا ہوں قُزْبَةً اِلَى اللّٰهِ۔ پھر پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی ﴿هُمُ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ تک اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ ﴿اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ﴾ پڑھے اور سلام کے بعد یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَبْعَثْ ثَوَابَ

هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ اِلَى قَبْرِ (فُلَانِ بْنِ فُلَانِ)

پروردگارا! محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما! اور اس دور رکعت نماز

کا ثواب فلاں بن فلاں کی روح کو ایصال فرما دے!۔

(فلاں بن فلاں کی جگہ مرحوم یا مرحومہ اور اس کے والد کا نام لے)۔

## حقوق اموات

### حالتِ احتضار

اسلام ایسا دین ہے جس میں تعلقات جسموں پر منحصر نہیں بلکہ روجوں کا تعلق بھی رہتا ہے۔ اسلام میں جتنا کوئی مشکلات و تکلیفوں میں ہوا تھی ہی اس کی مدد کی اہمیت ہوتی اور اُس سے اچھائی کا اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ہوتا ہے۔ انسان جب اس دنیا سے جدائی کے لیے آمادہ ہوتا ہے جسے حالتِ احتضار اور سکرَاتِ موت کہتے ہیں تو یہ اُس کی زندگی کا ایک مشکل ترین وقت ہوتا ہے۔

امیر المؤمنین علیؑ نے اس منظر کو یوں بیان فرمایا:

اب جو مصیبتیں ان پر ٹوٹ پڑی ہیں انہیں بیان نہیں کیا جاسکتا، موت کی سختیاں اور دنیا چھوڑنے کی حسرتیں مل کر انہیں گھیر لیتی ہیں۔ چنانچہ ان کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رنگتیں بدل جاتی ہیں۔ پھر ان (کے اعضاء) میں موت کی دخل اندازیاں بڑھ جاتی ہیں۔ کوئی ایسا ہوتا ہے کہ پہلے ہی اس کی زبان بند ہو جاتی ہے، در صورتیکہ اس کی عقل درست اور ہوش و حواس باقی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے گھر والوں کے سامنے پڑا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اپنے کانوں سے سنتا ہے اور ان چیزوں کو سوچتا ہے کہ جن میں اس نے اپنی عمر گنوا دی ہے اور اپنا زمانہ گزار دیا ہے۔۔۔۔۔ اب موت کے تصرفات اس کے جسم میں اور بڑھے، یہاں تک کہ زبان کے ساتھ ساتھ کانوں پر بھی موت چھا گئی۔ گھر والوں کے سامنے اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ نہ زبان سے بول سکتا ہے، نہ کانوں سے سن سکتا ہے، آنکھیں گھما گھما کر ان کے چہروں کو تکتا ہے، ان کی زبانوں کی جنبشوں کو دیکھتا ہے، لیکن بات چیت کی آوازیں نہیں سن پاتا۔ پھر اس سے موت اور لپٹ گئی کہ اس کی آنکھوں کو بھی بند کر دیا جس طرح اس کے کانوں کو بند کیا تھا اور روح اس کے جسم سے

## مفارقت کر گئی۔

اس مرحلے سے سختیاں شروع ہوتی ہیں تو یہیں سے محبت کرنے والوں کی ذمہ داریوں کی بھی ابتداء ہوتی ہے۔ امیر المؤمنین علیؑ نے اس مشکل وقت کا ایک حل تو یہ بتایا:

وَبَاذِرُوا الْمَوْتَ وَغَمَرَاتِهِ، وَامْهَدُوا لَهُ قَبْلَ حُلُولِهِ،  
وَاعِدُّوا لَهُ قَبْلَ نَزْوِلِهِ۔

اور موت اور اس کی سختیوں (کے چھا جانے) سے پہلے اپنے فرائض و اعمال پورے کر لو اور اس کے آنے سے پہلے اس کا سرو سامان کر لو اور اس کے وارد ہونے سے قبل اُس کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔

مشکل میں گھرے اس آمادہ سفر عزیز کے لیے وہاں موجود افراد کا کیا حق بنتا ہے اس کے بارے میں مختصر اعمال ”حالت احتضار کے احکام“ میں گزر چکے ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ توحید و نبوت اور اپنے معصوم اماموں کی امامت کا سبق اُس کے لیے دُہرایا جائے اور جس کریم کے دربار میں یہ شخص جانے کے لیے تیار ہے اُس سے اس کی کوتاہیوں اور خطاؤں کی بخشش کی دُعا کی جائے۔

شیخ علی نمازی شاہرودی نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے بہت سے نسخے معصومین علیہم السلام سے نقل کئے ہیں۔ اختصار کی وجہ سے فقط دو روایات پیش کی جاتی

۱۔ [نہج البلاغہ، مطبوعہ افکار اسلامی، خطبہ ۷، ص ۱۰، ۳۳۰]

۲۔ [نہج البلاغہ، خطبہ ۱۸۸، ص ۵۳۵]

ہیں۔

(۱) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سُنُو جوعلی علیہ السلام سے محبت رکھتا ہے اللہ اس کے لیے موت کی سختی کو آسان فرماتا ہے اور اُس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دیتا ہے۔

محبت علی علیہ السلام ہوگی تو زندگی اطاعتِ حُد اور رسول ﷺ و ائمہ علیہم السلام میں گزرے گی۔

(۲) قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُخَفَّفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلْيَكُنْ لِقَرَابَتِهِ وَصُؤْلًا وَبَوْلَدِيهِ بَاءً فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَلَمْ يُصِبْهُ فِي حَيَاتِهِ فَقْرًا أَبَدًا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ اس کے لیے موت کی سختیوں کو آسان فرمائے تو وہ رشتہ داروں سے تعلقات جوڑ کر رکھے اور والدین سے اچھا برتاؤ کرنے والا بنے۔ اگر ایسا ہوگا تو اللہ اس کے لیے موت کی سختیوں کو آسان فرمائے گا اور زندگی میں اُسے کبھی فقر کا سامنا نہیں ہوگا۔

۱۔ مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۸۸۔

۲۔ مستدرک الوسائل، ج ۵، ص ۸۸۔

## قبض روح سے سپرد قبر تک

ادھر بندے کی روح جسم سے الگ ہوئی اُدھر میت کی بے بسی اور محتاجی کی انتہا ہوئی۔ امیر المؤمنین عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اُن کی اس حالت کو یوں بیان فرمایا:

فَكَفَىٰ وَاَعْظَمَ بِمَوْتِي عَايِنْتُمْوَهُمْ، حُمِلُوا اِلَىٰ قُبُورِهِمْ  
عَيَّرَ رَا كِبِيْنَ، وَ اُنزِلُوا فِيْهَا عَمِيْرًا نَا زِلِيْنَ، فَكَانَتْهُمْ  
كَمْ يَكُوْنُوْا اِلِلْدُنْيَا عَمَّا رَا۔

تمہیں پند و عبرت دینے کیلئے وہی مرنے والے کافی ہیں کہ جنہیں تم دیکھتے رہے ہو، انہیں (کندھوں پر) لا کر قبروں کی طرف لے جایا گیا، درآخالیکہ وہ خود سوار نہیں ہو سکتے اور انہیں قبروں میں اتار دیا گیا جبکہ وہ خود اترنے پر قادر نہ تھے۔ (یوں مٹ مٹا گئے کہ) گویا یہ کبھی دنیا میں بسے ہوئے تھے ہی نہیں لے

کتنا عاجز ہے انسان کہ نہ بول سکتا ہے نہ سُن سکتا ہے۔ جہاں رکھیں چُپ ہے جب اُٹھائیں خاموش ہے مگر کتنا رحیم ہے وہ اللہ جس نے اپنے رسولوں اور نبیوں کے ذریعہ پیغام پہنچایا کہ اس تھکے ہوئے مسافر کو آہستہ ہاتھ لگاؤ اسے تکلیف نہ ہو۔ حکم ہے کہ جتنا جلدی ہو سکتا ہے اسے قبر تک پہنچاؤ۔

موت سے دفن تک ہر مرحلے میں قرآن پڑھنے کی تاکید کی گئی اور یہی میت کا حق ہے کہ اس پر زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھا جائے۔ اس کے لیے مغفرت طلب کی

[نسخ البلاغ، خطبہ ۱۸۶، ص ۵۲۹]

جائے۔ احکام میت میں مختصر ذکر ہو چکا ہے کہ میت کے لیے بجالائے جانے والے تمام احکام میں یا رَبِّ عَفْوِكَ عَفْوِكَ جیسے کلمات دُہرائے جاتے رہیں۔ اللہ کے ہاں میت کے عزت و احترام کا اندازہ اور میت کے لیے احکام و حقوق بجالانے کی تشویق معصومین علیہم السلام کے ان فرامین سے ہوتی ہے جہاں میت کے لیے انجام دئے جانے والے ہر عمل خواہ وہ غسل دینا ہو یا کفن پہنانا، تشییع کرنا ہو یا نماز میت ادا کرنا، قبر کھودنا ہو یا دفن کرنا۔ ہر ایک پر بہت سارے ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

گویا یہ احکام بجالانا میت کا حق ہے جسے بہتر سے بہتر انداز میں ادا کیا جائے تو ان اعمال و دُعاؤں کے انجام دینے والے کو بھی ثواب ملے گا اور میت کی مغفرت کا سبب بھی بنے گا۔

نماز و حشیتِ قبر کے پڑھنے کا طریقہ احکام میت میں گزر چکا ہے یہ نماز میت کے لئے بہترین ہدیہ ہے البتہ حدیث کے الفاظ کے مطابق میت کے اس مشکل وقت کے لیے صدقہ دینا چاہیے۔

پیغمبر اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا يَأْتِي عَلَى الْمَيِّتِ سَاعَةٌ أَشَدُّ مِنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ فَأَرْحَمُوا  
مَوْتَكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَلْيَصِلْ أَحَدُكُمْ  
رُكْعَتَيْنِ۔

میت کے لیے قبر میں پہلی رات سے زیادہ سخت کوئی وقت نہیں  
پس اپنے اموات پر رحم کرو اور ان کے لیے صدقہ دو۔ اگر صدقہ

ندے سکوتو اُس کے لیے دور کعت نماز پڑھو۔

## واجبات کی ادائیگی

میت کے لیے ورثاء کو جو سب سے پہلا حق ادا کرنا ہے وہ میت کے واجبات کی ادائیگی ہے۔ میت کے ذمہ اگر قضا نمازیں، روزے، حج، خمس، زکات یا کسی کا قرض ہے یا کسی کی امانت ہے تو میت کے مال سے قرض ادا کیا جائے گا امانت ادا کی جائے گی اور نماز و روزہ اور حج کی قضاء و رثاء اگر خود اپنی طرف سے ادا کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں نہیں تو میت کے مال سے ان واجبات کو ادا کرنا لازمی ہے۔ کسی سے اجرت دے کر نماز پڑھائیں روزے رکھوائیں یا حج کروائیں۔

میت کے مال سے ردّ مظالم بھی لازم ہے۔ رد مظالم یہ ہے کہ کسی سے قرض لیا تھا اور بھول گیا یا کسی کا مال غصب کیا تھا۔ چوری کیا تھا یا کوئی مہمان آیا تھا اور اُس کا کوئی سامان رہ گیا تھا۔ جن کا مال تھا ورثاء اُن کو جانتے ہیں تو وہ مقدار مال واپس کریں اور نہیں جانتے تو جس کا مال تھا اُس کی طرف سے صدقہ دیا جائے۔ کسی کا قرض یا امانت دینی تھی تو پہلے وہ دی جائے گی پھر نماز و روزے کی ادائیگی ہوگی۔

اگر میت نے کوئی وصیت کی ہے تو وہ ان واجبات کو پورا کرنے کے بعد پوری کی جائے گی۔ میت فقط اپنے مال کے ایک تہائی کی وصیت کر سکتا ہے اگر اُس سے زیادہ کی وصیت کی تو سب ورثاء کے راضی ہونے کی صورت میں اس پر عمل کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔

والد کی قضاء نمازیں اور روزے بڑے بیٹے پر واجب ہیں اور بہتر ہے کہ ماں کی بھی قضا نمازیں پڑھے اور روزے رکھے یا کسی کو اجرت دے کر رکھوائے۔ اگر والدین وصیت کر گئے ہوں کہ ہماری میراث سے واجبات ادا کرائے جائیں تو ان کے مال سے واجبات ادا ہوں گے ورنہ بڑے بیٹے ہی کے ذمہ رہیں گے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ان واجبات کی ادائیگی کی طرف بڑے بیٹے کی توجہ نہیں ہوتی تو سب ورثاء کو اخلاقاً کوشش کرنی چاہیے کہ مل کر والدین کی نمازیں پڑھ لیں یا مل کر فیصلہ کریں کہ میراث سے ان کے واجبات ادا کریں۔

ان واجبات کی ادائیگی کے لیے مسائل سے آگاہی ضروری ہے اور ورثاء کوشش کریں علماء سے مل کر اپنے فرائض کو جانیں اور انہیں انجام دیں۔

### حقوق معنوی

انسان سے زندگی میں یقیناً کبھی کوتاہی ہو جاتی ہے اور حقوق الناس کا خیال نہیں رکھتا اس لیے کسی کے حق میں کوتاہی ہو جائے مثلاً کسی کی غیبت کی، توہین کی، بدگمانی کی یا کوئی اور ظلم و زیادتی ہو گئی تو اپنی زندگی میں فوراً اس سے معذرت کرے اور خود اُسے راضی کرے۔ لیکن اگر میت اپنی زندگی میں ایسے شخص کو راضی نہیں کر سکا تو ورثاء کا حق بنتا ہے کہ وہ میت کے طرف سے اُس سے معافی مانگیں اور میت کو بخش دینے کی درخواست کریں۔

## حقوق والدین

حقوق اللہ کے بعد جب حقوق العباد کی بات ہے تو اُس میں سرفہرست والدین کا حق آتا ہے۔ والدین زندہ ہوں یا دُنیا سے کوچ کر چکے ہوں اللہ نے اُن کے حق کو اپنی توحید کے بعد بار بار دُہرایا۔

علامہ سید محمد حسین طباطبائی تفسیر المیزان میں لکھتے ہیں:

والدین کی اطاعت توحید کے بعد ہر واجب امر سے زیادہ واجب ہے اور اسی طرح ان کی نافرمانی شرک کے بعد بزرگ ترین گناہ ہے۔<sup>۱</sup>

اللہ سبحانہ نے اُن کی زندگی میں بھی اور بعد از موت بھی ایک مخصوص برتاؤ اور دُعا کرنے کا طریقہ فرمایا:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۗ  
إِمَّا يَنْبَغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا  
أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۗ وَخَفِضْ لَهُمَا  
جَنَاحَ الدُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي  
صَغِيرًا ۝﴾

اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں

<sup>۱</sup> تفسیر المیزان، ج ۱۳، ص ۸۳۔

تمہارے پاس ہوں اور بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا بلکہ ان سے عزت و تکریم کے ساتھ بات کرنا۔ اور مہر و محبت کے ساتھ ان کے آگے انکساری کا پہلو جھکائے رکھو اور دعا کرو: میرے رب! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے پچپن میں (شفقت سے) پالاتھا۔

ماں کے حق میں امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

فَحَقُّ أُمِّكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا حَمَلَتْكَ، حَيْثُ لَا يَحْمِلُ  
أَحَدٌ أَحَدًا، وَأَعْطَمْتِكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا مَا لَا يُطْعِمُ  
أَحَدٌ أَحَدًا۔

آپ کی ماں کا حق یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اُس نے آپ کو وہاں اٹھایا جہاں اُس کے علاوہ دوسرا کوئی ایک بھی نہیں اٹھا سکتا اور تجھے اپنے دل کے وہ پھل نوش کرائے جو اُس کے علاوہ کوئی ایک بھی نہیں کھلا سکتا۔

امام علیہ السلام یہیں باپ کے حق میں فرماتے ہیں:

وَأَمَّا حَقُّ أَبِيكَ فَإِنَّ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَصْلَكَ، وَأَنَّكَ فَرَعُهُ،  
وَأَنَّكَ لَوْلَا هُكْمٌ تَكُنُّ۔

تمہارے باپ کا حق تم پر یہ ہے کہ جان لو کہ وہ تمہاری اصل و بنیاد ہے اور تم اُس کی فرع و شاخ ہو اور اگر وہ نہ ہوتا تو تم بھی نہ

۱۔ [سورۃ بنی اسرائیل، آیہ ۲۳-۲۴]

ہوتے۔

ماں باپ کے حقوق پر علماء نے بڑی مفصل کتابیں لکھی ہیں یہاں تفصیل میں جانے کا موقع نہیں ہے۔ شیخ عباس قمی لکھتے ہیں:

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اولاد کے لیے موت کی سختیوں کو آسان کرتا ہے۔ ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی قبروں پر اولاد دُعا کرے تو خداوند عالم دُعا قبول فرماتا ہے۔<sup>۱</sup>

جن افراد کے ماں باپ زندہ ہیں یا اُن کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہے ایک دفعہ صحیفہ سجاد کی یہ دُعا ضرور پڑھیں۔ اس کے چند جملے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

اللَّهُمَّ اشْكُرْ لَهُمَا تَرَبِّيَّتِي، وَ اَثْبُهْمَا عَلَيَّ تَكْرِمَتِي، وَ احْفَظْ لَهُمَا مَا حَفِظَاهُ مِنِّي فِي صِعْرَتِي۔

اے اللہ! انہیں میری پرورش کی جزائے خیر دے اور میرے حسن نگہداشت پر اجر و ثواب عطا کر اور کم سنی میں میری خبر گیری کا انہیں صلہ دے۔<sup>۲</sup>

اللَّهُمَّ وَ مَا تَعَدَّيَا عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَوْلٍ، أَوْ أَسْرَفَا عَلَيَّ فِيهِ مِنْ فِعْلٍ، أَوْ ضَيَّعَاهُ لِي مِنْ حَقٍّ، أَوْ قَصَّرَا بِي عَنْهُ مِنْ وَاجِبٍ فَقَدْ وَهَبْتُهُ لَهُمَا، وَ جُدْتُ بِهِ عَلَيْهِمَا وَ

<sup>۱</sup> [رسالۃ الحقوق امام زین العابدین علیہ السلام]

<sup>۲</sup> [سفینۃ البحار، ج ۲، ص ۶۸۶]

<sup>۳</sup> [صحیفہ کاملہ، افکار، دعا ۲۳، ص ۲۸۱]

رَغِبْتُ إِلَيْكَ فِي وَضْعِ تَبِعْتِهِ عَنْهُمَا. فَإِنِّي لَا أَتَهُمَا  
 عَلَى نَفْسِي، وَلَا أَسْتَبْطِئُهُمَا فِي بَرِيٍّ، وَلَا أَكْرَهُ مَا  
 تَوَلَّيَاهُ مِنْ أَمْرِي يَا رَبِّ. فَهَمَّا أَوْجَبَ حَقًّا عَلَيَّ، وَ  
 أَقْدَمُ إِحْسَانًا إِلَيَّ، وَ أَعْظَمُ مِنَّةً لَدَيَّْ مِنْ أَنْ  
 أَقَاصَهُمَا بِعَدْلِ، أَوْ أُجَازِيَهُمَا عَلَى مِثْلِ، أَيْنَ إِذَا يَأَى  
 إِلَهِي طُولُ شُغْلِهِمَا بِتَرْبِيَّتِي! وَ أَيْنَ شِدَّةُ تَعَبِهِمَا فِي  
 حِرَاسَتِي! وَ أَيْنَ إِقْتَارُهُمَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا لِلتَّوَسُّعَةِ  
 عَلَى أَهْيَهَاتِ مَا يَسْتَوْفِيَانِ مِنِّي حَقَّهُمَا. وَلَا أَدْرِكُ مَا  
 يَجِبُ عَلَيَّ لَهُمَا، وَلَا أَنَا بِقَاضٍ وَظِيْفَةٌ خِدْمَتِهِمَا.  
 فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ، وَ اعْنِي يَا خَيْرَ مَنْ اسْتُعِينَ  
 بِهِ، وَ وَفِّقْنِي يَا أَهْدَى مَنْ رُغِبَ إِلَيْهِ، وَ لَا تَجْعَلْنِي فِي  
 أَهْلِ الْعُقُوقِ لِلْأَبَاءِ وَ الْأُمَّهَاتِ يَوْمَ تُجْزَى ﴿كُلُّ  
 نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾.

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ  
 عَمَلًا وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ﴿﴾

بار اہلہا! اگر انہوں نے میرے ساتھ گفتگو میں سختی یا کسی کام میں  
 زیادتی یا میرے کسی حق میں فروگرداشت یا اپنے فرض منصبی میں  
 کوتاہی کی ہو تو میں ان کو بخشا ہوں اور اسے نیکی اور احسان کا  
 وسیلہ قرار دیتا ہوں اور پالنے والے! تجھ سے خواہش کرتا ہوں

کہ اس کا مواخذہ ان سے نہ کرنا۔ اس میں اپنی نسبت ان سے کوئی بدگمانی نہیں رکھتا اور نہ تربیت کے سلسلہ میں انہیں سہل انگا سمجھتا ہوں اور نہ ان کی دیکھ بھال کو ناپسند کرتا ہوں اس لیے کہ ان کے حقوق مجھ پر لازم و واجب، ان کے احسانات دیرینہ اور ان کے انعامات عظیم ہیں۔ وہ اس سے بالاتر ہیں کہ میں ان کو برابر کا بدلہ یا ویسا ہی عوض دے سکوں۔

اگر ایسا کر سکوں تو اے میرے معبود! وہ ان کا ہمہ وقت میری تربیت میں مشغول رہنا میری خبر گیری میں رنج و تعب اٹھانا اور خود عسرت و تنگی میں رہ کر میری آسودگی کا سامان کرنا کہاں جائے گا۔ بھلا کہاں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے حقوق کا صلہ مجھ سے پاسکیں اور نہ میں خود ہی ان کے حقوق سے سبکدوش ہو سکتا ہوں اور نہ ان کی خدمت کا فریضہ انجام دے سکتا ہوں۔ رحمت نازل فرما محمد اور ان کی آل پر اور میری مدد فرما اے بہتر ان سے جن سے مدد مانگی جاتی ہے اور مجھے توفیق دے اے زیادہ رہنمائی کرنے والے ان سب سے جن کی طرف (ہدایت کے لیے) توجہ کی جاتی ہے اور مجھے اس دن جب کہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر زیادتی نہ ہوگی۔ ان لوگوں میں سے قرار نہ دینا جو ماں باپ کے عاق و نافرمانہ دار ہوں۔

اللَّهُمَّ لَا تُنَسِّنِي ذِكْرَهُمَا فِي أَدْبَارِ صَلَوَاتِي، وَفِي إِيَّايَ  
مِنْ أَنْآءٍ لِيَلْبِي، وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ نَهَارِي.  
اے اللہ ان کی یاد کو نمازوں کے بعدرات کی ساعتوں اور دن  
کے تمام لمحوں میں کسی وقت فراموش نہ ہونے دے۔

### نماز ہدیہ والدین

والدین کی یاد کے لیے اور انہیں بہترین ہدیہ پیش کرنے کے لیے مفتاح الجنان  
میں ہدیہ والدین کے نام سے ایک نماز بیان کی ہے۔ یہ نماز امام جعفر صادق علیہ السلام ہر  
روز اپنے والدین کے لئے پڑھتے تھے۔ اگر کوئی شخص ہر روز نہیں پڑھ سکتا تو کم از کم ہر  
شب جمعہ پڑھنی چاہیے۔

اس نماز کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: پہلی رکعت میں الحمد اور ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ﴾ اور دوسری رکعت میں الحمد  
کے بعد ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفَةَ﴾۔

دوسرا طریقہ: یہ ہے کہ الحمد کے بعد دس مرتبہ کہے۔ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْ  
وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾۔ (یا اللہ مجھے اور میرے والدین کو قیامت  
کے دن بخش دے) دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد دس مرتبہ پڑھے۔ رَبِّ  
اغْفِرْ لِي وَ لِوَالِدَيْ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ  
الْمُؤْمِنَاتِ۔ (یا اللہ مجھے اور میرے گھر میں آنے والے مومن مرد و عورت سب کو بخش

۱۔ [صحیفہ کاملہ، افکار، دوما ۲۳، ص ۲۸۳]

دے) رکوع و سجدہ و تشهد و سلام کے بعد دس مرتبہ کہے۔ ﴿رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَبَّيْتَانِي صَغِيرًا﴾ (یا اللہ ان دونوں (ماں باپ) پر ایسا رحم فرما جیسے ان دونوں نے میرے بچپن کی تربیت میں مجھ پر رحم فرمایا تھا)۔

## تلاوت قرآن

میت کے سکون و راحت اور مغفرت کے لیے تلاوت قرآن کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل ہے کہ فرمایا :

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ:  
 إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَبَا أَحْتَضَرَتْ، أَوْصَتْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ،  
 فَقَالَتْ: إِذَا أَنَا مِتُّ، فَتَوَلَّ أَنْتَ غَسِّلْنِي، وَجَهِّزْنِي،  
 وَصَلِّ عَلَيَّ، وَأَنْزِلْنِي قَبْرِي، وَالْحَدِيْنِي، وَسَوِّ التُّوَابَ  
 عَلَيَّ، وَاجْلِسْ عِنْدَ رَأْسِي قِبَالَهٖ وَجْهِي، فَأَكْثِرْ مِنْ  
 تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَالِدُعَاءِ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ يَحْتَاجُ السَّيِّئُ  
 فِيهَا إِلَى النَّاسِ الْأَحْيَاءِ۔

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کا جب آخری وقت آیا تو آپ نے علی علیہ السلام کو وصیت کی اور فرمایا: میری موت کے بعد آپ خود مجھے غسل دینا، خود کفن پہنانا، خود نماز پڑھنا، خود قبر میں اتارنا، خود لحد بنانا، میری قبر کی مٹی کے برابر کر دینا، میرے سر ہانے میرے چہرے کے سامنے بیٹھنا اور زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن کرنا اور دُعا کرنا کیونکہ یہ وہ وقت ہوتا ہے جب میت

زندوں کے انس و محبت کا محتاج ہوتا ہے۔<sup>۱</sup>  
 اس وصیت سے میت کے لیے قرآن کی تلاوت کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ مکمل  
 قرآن کی تلاوت کر کے اُس کا ثواب مرحومین کو ہدیہ کیا جاسکتا ہے اور ختم قرآن کی  
 دُعاؤں کے ذریعہ اُن کے لیے دُعا کی جاسکتی ہے صحیفہ کاملہ میں قرآن مجید کو امام علیؑ  
 نے قبروں کے خوف ہر اس سے بچنے کا واسطہ بنایا ہے۔  
 امام کے الفاظ ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَهَوِّنْ بِالْقُرْآنِ عِنْدَ  
 الْمَوْتِ عَلَيَّ أَنْفُسِنَا كَرْبَ السِّيَاقِ، وَجَهْدَ الْأَيِّمِ، وَ  
 تَرَادُفَ الْحَشَارِجِ۔

اے اللہ! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور اس قرآن کے  
 وسیلہ سے موت کے ہنگام نزع کی اذیتوں، کراہنے کی سختیوں  
 اور جان کنی کی لگاتار ہچکیوں کو ہم پر آسان فرما۔<sup>۲</sup>

علامہ حلیؒ اور آیۃ اللہ مرعشی نجفیؒ جیسے بزرگوں کی اپنے بیٹوں کو اُن کے لیے تلاوت  
 قرآن کی وصیتیں مشہور ہیں۔ میت کے لیے بعض مخصوص سورتوں کی تلاوت کا ثواب بھی  
 بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً امام علی رضا علیہ السلام سے نقل ہے کہ جو شخص کسی مومن کی قبر کی  
 زیارت کرے اور اُس کی قبر پر سات دفعہ سورۃ قدر کی تلاوت کرے اللہ سبحانہ قبر والے

<sup>۱</sup> بحار الانوار، ج ۸۲، ص ۲۷۔

<sup>۲</sup> صحیفہ کاملہ، دُعا ختم القرآن، ص ۲۲ [۲۲]

کے ساتھ اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔<sup>۱</sup>  
 سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ یاسین، سورۃ ملک، سورۃ صافات، سورۃ قدر اور سورۃ  
 توحید کی تلاوت کی تشویق کی گئی ہے۔

### میت کی حسرت

انسان کی زندگی میں کتنے پیارے بچھڑ کر منوں مٹی کے نیچے شہر غریباں میں چلے جاتے  
 ہیں۔ وہ نہ خاموش ہیں نہ سوتے ہوئے ہیں۔ وہ بے تاب و بے خواب ہیں اور پکار  
 رہے ہیں مگر ہم سن نہیں رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زبانی ان کی صدائیں اور حسرتیں  
 سنیں۔ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے :

اِهْدُوا لِمَوْتَاكُمْ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نَهْدِي  
 الْأَمْوَاتَ؟ قَالَ: الصَّدَقَةُ وَالِدُّعَاءُ، وَقَالَ: إِنَّ  
 أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ تَأْتِي كُلَّ جُمُعَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا  
 بِحَدَائِدِ دُورِهِمْ وَيُبْوِئُهُمْ يُنَادِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ  
 بِصَوْتِ حَزِينٍ بَاكِيٍّ: يَا أَهْلِي وَيَا وَلَدِي وَيَا أَبِي وَيَا  
 أُمِّي وَأَقْرَبَائِي اعْطِفُوا عَلَيْنَا يَرْحَمَكُمُ اللَّهُ بِالَّذِي  
 كَانَتْ فِي آيِدِينَا وَالْوَيْلُ وَالْحِسَابُ عَلَيْنَا وَالْمَنْفَعَةُ  
 لِعَبْرَتِنَا، وَيُنَادِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَى أَقْرَبَائِهِ:  
 اعْطِفُوا عَلَيْنَا بِدُرْهِمٍ أَوْ رَغِيفٍ أَوْ بِكُسْوَةٍ

۱۔ بحار الانوار، ج ۹، ص ۱۶۹۔

يَكْسُوكُمْ اللهُ مِنْ لِبَاسِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ بَكَى النَّبِيُّ ﷺ  
 وَبَكَيْنَا مَعَهُ. فَلَمْ يَسْتَطِعِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَكَلَّمَ مِنْ  
 كَثْرَةِ بُكَائِهِ. ثُمَّ قَالَ ﷺ: أَوْلَيْكَ إِخْوَانُكُمْ فِي  
 الدِّينِ فَصَارُوا ثَرَاباً رَمِيماً بَعْدَ السُّرُورِ وَالنَّعِيمِ  
 فَيَنَادُونَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ. يَقُولُونَ:  
 يَا وَيْلَنَا لَوْ أَنْفَقْنَا مَا كَانَ فِي أَيْدِينَا فِي طَاعَةِ اللهِ وَ  
 رِضَائِهِ مَا كُنَّا نَحْتَاجُ إِلَيْكُمْ. فَيَذِرُ جُوعاً بِحَسْرَةٍ وَ  
 نَدَامَةٍ وَيُنَادُونَ: اسْرِعُوا صَدَقَةَ الْأَمْوَاتِ.

جامع الاخبار میں بعض اصحاب سے نقل کیا گیا ہے کہ رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اموات کو ہدیہ دو۔ ہم نے عرض کیا یا  
 رسول اللہ ﷺ اموات کے لئے ہدیہ کیا ہے؟ فرمایا: صدقہ  
 اور دُعا۔ آپ نے فرمایا: ہر جمعہ کو مومنین کی ارواح اپنے  
 گھروں اور رہائشگاہوں کے سامنے آسمان کی طرف آتی ہیں اور  
 اُن میں سے ہر ایک غمگین اور روتی ہوئی آواز میں کہتے ہیں:  
 اے میرے خاندان والوں، اے میرے بچو، اے میرے باپ،  
 اے میری ماں، اے میرے رشتہ داروں! اللہ آپ پر رحم فرمائے  
 ہم سے مہربانی کرو اُس کے ذریعہ جو کل ہمارے ہاتھ میں تھا،  
 اُس کا گھاٹا اور حساب تو ہم پر ہے اور اُس کا فائدہ دوسروں کے  
 لیے ہے۔ اُن میں سے ہر ایک اپنے رشتہ داروں کو پکار کر کہتے

ہیں۔ کسی درہم یا روٹی یا کپڑے سے ہم پر مہربانی کرو اللہ آپ کو جنت کے لباس سے ڈھانپے۔ پھر نبی اکرم ﷺ روئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔ بہت زیادہ رونے کی وجہ سے پیغمبر اکرم ﷺ بات نہیں کر سکتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ آپ کے دینی بھائی ہیں سرور و آسودگی کے بعد ان کے جسم مٹی اور ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں۔ اپنی جانوں کے گھاٹے اور محرومی پر پکار رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں: اے کاش جو ہمارے ہاتھ میں تھا اُسے ہم اللہ کی اطاعت اور رضا میں خرچ کرتے تو آج ہم تمہارے محتاج نہ ہوتے۔ پس وہ ارواح حسرت و ندامت کے ساتھ پلٹ جاتی ہیں اور پکار کر کہتی ہیں: اموات کے لیے صدقہ دینے میں جلدی کرو۔<sup>۱</sup>

شیخ عباس قمی اعلیٰ اللہ مقامہ اسی کتاب میں لکھتے ہیں:

جب کسی میت کے لیے کوئی صدقہ دیا جاتا ہے تو ایک فرشتہ چمکتے ہوئے نور کے ایک برتن میں رکھتا ہے جس کی روشنی ساتویں آسمان تک جا رہی ہوتی ہے۔ پھر قبرستان کے کنارے کھڑے ہو کر آواز دیتا ہے اے قبروں والو آپ پر سلام ہو۔ آپ کے عزیزوں نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ میت اُس ہدیہ کو لیتا ہے اور قبر میں چلا جاتا ہے اور اس کی قبر کے اطراف

۱۔ منازل الاخرۃ، شیخ عباس قمی، ص ۱۶۲۔

اس کے لیے وسیع ہو جاتے ہیں۔

ان احادیث سے مرحومین کی محتاجی، اُن کی حسرت اور صدقے کی منفعت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ زندگی میں جو کچھ ہے اُسے اللہ کی اطاعت و خوشنودی میں خود خرچ کرو کسی پر نہ چھوڑو۔ جب آپ اپنا مال اپنے لیے خرچ نہیں کر سکتے تو کوئی دوسرا آپ کے لیے کیا خرچ کرے گا۔

صدقات میں سے جتنا کوئی صدقہ لوگوں کے لیے زیادہ مفید ہوگا اتنا میت کو فائدہ زیادہ ہوگا۔ کسی پیاسے کے لیے پانی کا اہتمام کرنا، کسی یتیم کے لیے کھانے کا بندوبست کرنا، قرآن مجید و دینی کتابیں شائع کرنا اور لوگوں تک پہنچانا، مجالس امام حسین علیہ السلام منعقد کرنا، کسی بے گھر کو چھت مہیا کرنا، کسی غریب کی شادی کا وسیلہ بن جانا، مسجد و مدرسہ کی تعمیراتی کرنا۔ صدقے کے درجنوں ذریعے ہیں خلوص نیت سے خدا کی راہ میں جو خرچ کرے جس کا دوسرے انسان کو فائدہ ہو وہ میت کے لیے مفید ہے۔ مرحومین کی نیابت میں حج و زیارات بجالانے اور وہاں اُن کے لئے طلب مغفرت کی بزرگان نے تاکید کی ہے۔ یہ صدقات ہر مرحوم کے لیے ادا کرنے چاہیں خاص کر والدین کے لیے بہت اہمیت ہے۔

### اعمال خیر و طلب مغفرت

میت کی نیابت میں کوئی اچھا کام کرنا یا کوئی اچھا کام کر کے اُس کا ثواب میت کو پہنچانا میت کے لیے بہت مفید ہے۔  
رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل ہے:

مَنْ عَمِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ مَيِّتٍ عَمَلًا صَالِحًا

أَضْعَفَ لَهُ أَجْرُهُ وَ نَفَعَ اللَّهُ بِهِ الْمَيِّتَ۔  
 جو مسلمان کسی میت کی طرف سے نیک عمل انجام دیتا ہے اس کا  
 اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور اللہ اس عمل سے میت کو بھی فائدہ  
 پہنچاتا ہے۔ ۱

میت کے لئے استغفار کو بہت اہمیت دی گئی ہے اس سے استغفار کرنے والے کو  
 بھی ثواب ملتا ہے اور میت کی بخشش کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے  
 اور دوسرے مومنین کے لیے دعائیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔  
 حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے :

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَ  
 لِمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾  
 میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کی حالت  
 میں میرے گھر میں داخل ہو اور تمام مومنین و مومنات کو معاف  
 فرما۔ ۲

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنی غلطیوں کا احساس کرتے ہیں تو باپ سے  
 گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے لیے اللہ سے طلب مغفرت کریں۔  
 ﴿يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ﴾

۱۔ من الاصحاح الفقہ، ج ۱، ص ۱۱۷۔

۲۔ سورۃ نوح، آیہ ۲۸۔

اے ابا! ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لیے دُعا کیجیے، ہم ہی  
خطا کار تھے۔ ۱

میت کے عزیز و اقارب خاص کرم حوین کی وہ غلطیاں اور خطائیں معاف کر دیں  
جو اُس سے اُن کے حق میں ہوں۔ حضرت ابو ذرؓ کے بارے نقل کرتے ہیں کہ بیٹے کی  
وفات پر دُعا کی۔

پروردگارا میرے جو حقوق اِس پر فرض تھے وہ میں نے معاف  
فرمادیے۔ تیرے جو حقوق اِس کے ذمہ تھے تو انہیں معاف کر  
دیے تو تو جو دو کرم میں مجھ سے زیادہ سخی ہے۔ ۲  
امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل ہے :

إِنَّ الْمَيِّتَ لَيَفْرَحُ بِالتَّوْحَمِ عَلَيْهِ وَالِاسْتِغْفَارِ  
لَهُ، كَمَا يَفْرَحُ الْحَيُّ بِالْهَدْيَةِ تُهْدَى إِلَيْهِ۔  
میت طلب رحمت و استغفار پر ایسے ہی خوش ہوتا ہے جیسے زندہ  
شخص کسی ہدیہ کے ملنے پر خوش ہوتا ہے۔ ۳

۱۔ سورۃ یوسف، آیہ ۹۷۔

۲۔ تسلیۃ الفواد، ص ۶۲۔

۳۔ من الاسحضرہ الفقہیہ، ج ۱، ص ۵۹۔

## زیارتِ قبور

ہر دور میں علماء نے انبیاء و آئمہ علیہم السلام اور اولیاء و علماء و مومنین کی قبروں کی زیارت کو موعظہ و عبرت اور آخرت کی یاد اور دُنیا پرستی سے نجات کا ذریعہ قرار دیا اور اسے باعثِ ثواب شمار کیا ہے۔ اسی طرح عام مومنین کی قبروں کی زیارت پر خصوصیت سے زور دیا گیا اور اس زیارت سے مرحومین کے خوش ہونے کا ذکر کیا۔ قبر پر بیٹھ کر قرآن یا سورتیں پڑھتے وقت قبلہ رخ بیٹھا جائے۔

پیغمبر اکرم ﷺ کا اپنی ماں کی قبر پر جانا اور آئمہ معصومین علیہم السلام و حضرت زہراء علیہا السلام کا قبرِ رسول ﷺ پر جانا تاریخ کا ایک مسلمہ حصہ ہے۔ حضرت زہراء علیہا السلام نے دُنیا سے رحلت کے وقت امیر المومنین علیؑ سے وصیت کی تھی کہ میری قبر پر آنا اور قرآن کی تلاوت فرمانا۔

شیخ عباس قمی نے مفاتیح الجنان میں نقل کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے عمر بن عثمان رازی سے فرمایا:

اگر تم ہماری زیارت کو نہ آسکو تو نیک مومنین اور ہمارے دوستوں کی زیارت کر لیا کرو تمہیں زیارت کا ثواب ملے گا اور اگر کوئی ہمارے ساتھ نیکی اور اچھے سلوک پر قادر نہ ہو تو مومنین اور ہمارے دوستوں سے نیکی و حسن سلوک کرے تو ہمارے ساتھ نیکی کرنے کا ثواب ملے گا۔

امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن بھائی کی قبر پر آئے اور قبر پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ﴾ پڑھے تو خداوندِ عالم اُسے روزِ محشر کے خوف

سے مطمئن رکھے گا۔

امیر المؤمنین علیؑ سے منقول ہے:

زُورُوا مَوْتَاكُمْ، فَاتَّهُمْ يَفْرَحُونَ بِزِيَارَتِكُمْ،  
وَلْيَطْلُبْ أَحَدُكُمْ حَاجَتَهُ عِنْدَ قَبْرِ أَبِيهِ وَ قَبْرِ أُمِّهِ  
بِمَا يَدْعُوا لَكُمْ۔

اپنے مرحومین کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ آپ کی زیارت سے  
خوش ہوتے ہیں اور آپ ماں باپ کی قبر پر اپنی حاجات طلب  
کریں وہ آپ کے لیے دعا کرتے ہیں۔

محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ قبر کی زیارت کے وقت  
کیا کہنا چاہیے؟ فرمایا: کہو۔

اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جُنُوبِهِمْ وَ صَاعِدِ إِلَيْكَ  
أَرْوَاحَهُمْ۔ وَلَقِّهِمْ مِنْكَ رِضْوَانًا وَ أَسْكِنِ إِلَيْهِمْ مِنْ  
رَحْمَتِكَ مَا تَصِلُ بِهِ وَ أَحَدْتَهُمْ وَ تُوْنِسُ بِهِ  
وَ حَشْتَهُمْ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

یا اللہ ان کے پہلوؤں سے زمین کشادہ فرما۔ ان کی روحوں کو اپنے حضور میں بلندی  
عطا فرما۔ اور اپنی رضا عطا فرما اور ان پر اپنی رحمت کو نازل کر دے جس سے اس کی  
تہائی دوران کی وحشت میں مانوسیت کی فضا قائم ہو۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

قبرستان میں جانے کا وقت معین تو نہیں کیا گیا مختلف اوقات و ایام میں جانے کی

روایات موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے جمعہ کے دن والدین کی قبر پر جانے کا ثواب بیان کیا گیا ہے۔ جمعرات کی شام کو جانا بھی امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ قبرستان میں جا کر پڑھنے کی بہت سی دعائیں بیان ہوئی ہیں۔ اختصار کے مد نظر امیر المؤمنین علیہ السلام کا ایک سلام درج کرنے پر ختم کرتے ہیں۔ صفین سے پلٹتے ہوئے کوفہ سے باہر قبرستان پر نظر پڑی تو فرمایا:

وَقَدْ رَجَعَ مِنْ صِفِّينَ، فَاشْرَفَ عَلَى الْقُبُورِ بِظَاهِرِ  
الْكُوفَةِ:

يَا أَهْلَ الدِّيَارِ الْمُوحِشَةِ، وَ الْمَحَالِّ الْمُقْفِرَةِ، وَ  
الْقُبُورِ الْمُظْلِمَةِ. يَا أَهْلَ التُّرْبَةِ، يَا أَهْلَ الْغُرْبَةِ، يَا  
أَهْلَ الْوَحْدَةِ، يَا أَهْلَ الْوَحْشَةِ، أَنْتُمْ لَنَا فَرْطٌ  
سَابِقٌ، وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبِيعٌ لَاحِقٌ. أَمَّا الدُّوْرُ فَقَدْ  
سُكِنَتْ، وَ أَمَّا الْأَزْوَاجُ فَقَدْ نُكِحَتْ، وَ أَمَّا الْأَمْوَالُ  
فَقَدْ قَسِمَتْ. هَذَا خَبْرٌ مَا عِنْدَنَا، فَمَا خَبْرُ مَا  
عِنْدَكُمْ؟

ثُمَّ التَّفَتَّ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا لَوْ أُذِنَ لَهُمْ فِي  
الْكَلَامِ لَأَخْبَرُوكُمْ: أَنَّ ﴿خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾.

صفین سے پلٹتے ہوئے کوفہ سے باہر قبرستان پر نظر پڑی تو  
فرمایا:

اے وحشت افزا گھروں، اجڑے مکانوں اور اندھیری قبروں

کے رہنے والو! اے خاک نشینو! اے عالم غربت کے ساکنوں،  
 اے تنہائی اور الجھن میں بسر کرنے والو! تم تیز رو ہو جو ہم سے  
 آگے بڑھ گئے ہو اور ہم تمہارے نقش قدم پر چل کر تم سے  
 ملا چاہتے ہیں۔ اب صورت یہ ہے کہ گھروں میں دوسرے بس  
 گئے ہیں، بیویوں سے ارووں نے نکاح کر لیے ہیں اور تمہارا  
 مال و اسباب تقسیم ہو چکا ہے۔ یہ تو ہمارے یہاں کی خبر ہے، اب  
 تمہارے یہاں کی کیا خبر ہے؟

(پھر حضرت اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا) اگر  
 انہیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ تو یہ تمہیں بتائیں گے  
 کہ بہترین زادراہ تقویٰ ہے۔

اس سلام میں زندگی کی حقیقتیں واضح کر دی گئی ہیں اور آخرت کی زندگی کی ضرورتیں  
 بھی روشن ہو گئی ہیں۔

### خاتمہ

احکام و حقوق اموات کے بیان کے بعد ہمیں یہ بات سمجھ آگئی ہوگی جس کے بارے میں  
 امیر المومنین علیؑ فرماتے ہیں:

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الدُّنْيَا دَارُ مَجَازٍ، وَالْآخِرَةُ دَارُ  
 قَرَارٍ، فَخُذُوا مِنْ مَّسَرِّكُمْ لِمَقَرِّكُمْ، وَلَا تَهْتَكُوا

۱۔ [نسخ البلاغ، افکار، حکمت، ۱۳۰]

أَسْتَارَكُمْ عِنْدَ مَنْ يَعْلَمُ أَسْرَارَكُمْ، وَ آخِرِ جُؤَامِنِ  
الدُّنْيَا قُلُوبَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا  
أَبْدَانُكُمْ، فَفِيهَا اخْتَبِرْتُمْ، وَ لِيُغَيِّرَهَا خُلُقْتُمْ۔

اے لوگو! یہ دنیا گذرگاہ ہے اور آخرت جائے قرار۔ اس راہ گزر  
سے اپنی منزل کے لیے توشہ اٹھا لو۔ جس کے سامنے تمہارا کوئی  
بھید چھپا نہیں رہ سکتا، اس کے سامنے اپنے پردے چاک نہ  
کرو، قبل اس کے کہ تمہارے جسم دنیا سے الگ کر دیئے جائیں  
اپنے دل اس سے ہٹا لو۔ اس دنیا میں تمہیں جانچا جا رہا ہے لیکن  
تمہیں پیدا دوسری جگہ کے لیے کیا گیا ہے۔ ۱۔

إِنَّ الْمَرْءَ إِذَا هَلَكَ قَالَ النَّاسُ: مَا تَرَكَ؟ وَ قَالَتِ  
الْمَلَائِكَةُ: مَا قَدَّمَ؟ لِلَّهِ أَبَاؤُكُمْ! فَقَدِّمُوا بَعْضًا يَكُنْ  
لَكُمْ قَرْضًا، وَ لَا تُخْلِفُوا كَلًّا فَيَكُونَ عَلَيْكُمْ كَلًّا۔

جب کوئی انسان مرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کیا چھوڑ گیا ہے؟ اور  
فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کے لیے کیا سروسامان کیا  
ہے؟ خدا تمہارا بھلا کرے! کچھ آگے کے لیے بھی بھیجو کہ وہ  
تمہارے لئے ایک طرح سے (اللہ کے ذمہ) قرضہ ہوگا۔  
سب کا سب پیچھے نہ چھوڑ جاؤ کہ وہ تمہارے لئے بوجھ ہوگا۔ ۲۔

۱۔ [تبیخ البلاغ، افکار، خطبہ ۲۰۱]

۲۔ [تبیخ البلاغ، افکار، خطبہ ۲۰۱]

اگر دنیا سے چلے جانے والوں کے احکام سے اپنے چلے جانے کا یقین ہو گیا ہے تو آئیں اپنے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر انہیں اِسْمَعِ اِفْهَمْ کے بعد اپنا نام لے کر بلائیں اور اپنی زندگی میں اپنے لیے تلقین پڑھ لیں۔ حقوقِ اموات کے لیے ہر مقام پر قرآن پڑھنے کے ثواب کو جان لیا تو اپنی زندگی میں اپنے لیے ایک ختم قرآن کر لیں۔ اپنی تلقین اور اپنے لیے ختم قرآن کے بعد امام زین العابدین علیہ السلام کی دُعا کو بھی اپنے لیے پڑھ لیں شاید کسی اور کو ہمارے لئے دُعا کرنے کا وقت نہ ملے۔

وَ اُنْصِبِ الْمَوْتَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا نَضْبًا. وَلَا تَجْعَلْ ذِكْرَنَا  
لَهُ غِيْبًا. وَ اجْعَلْ لَنَا مِنْ صَالِحِ الْاَعْمَالِ عَمَلًا  
نَسْتَبْطِئُ مَعَهُ الْمَصِيْرَ اِلَيْكَ. وَ نَحْرِضُ لَكَ عَلٰى وَشِكِّ  
الْبَحَاقِ بِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ الْمَوْتُ مَا نَسْنَا الَّذِي نَأْنَسُ  
بِهِ. وَ مَا لَفْنَا الَّذِي نَشْتَأِقُ اِلَيْهِ. وَ حَامَمْنَا الَّذِي نُحِبُّ  
الدُّنُو مِنْهَا۔

فَاِذَا اُوْرِدْتَهُ عَلَيْنَا. وَ اَنْزَلْتَهُ بِنَا فَاسْعِدْنَا بِهِ زَاوِرًا.  
وَ اِنْسَنَا بِهِ قَادِمًا. وَلَا تُشَقِّنَا بِضِيَاْفَتِهِ. وَلَا تُخْزِنَا  
بِزِيَارَتِهِ. وَ اجْعَلْهُ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ مَغْفِرَتِكَ.  
وَ مِفْتَاحًا مِّنْ مَّفَاتِيْحِ رَحْمَتِكَ۔

اور موت کو ہمارا نصب العین قرار دے اور کسی دن بھی ہمیں اس کی یاد سے خالی نہ رہنے دے اور نیک اعمال میں سے ہمیں ایسے عمل خیر کی توفیق دے جس کے ہوتے ہوئے ہم تیری جانب بازگشت میں دیری محسوس کریں اور جلد سے جلد تیری

بارگاہ میں حاضر ہونے کے آرزو مند ہوں۔ اس حد تک کہ موت ہمارے انس کی منزل ہو جائے جس سے ہم جی لگائیں اور الفت کی جگہ بن جائے جس کے ہم مشاق ہوں اور ایسی عزیز ہو جس کے قرب کو ہم پسند کریں۔

جب تو اسے ہم پر وارد کرے اور ہم پر لا اتارے تو اس کی ملاقات کے ذریعہ ہمیں سعادت مند بنایا اور جب وہ آئے تو ہمیں اس سے مانوس کرنا اور اس کی مہمانی سے ہمیں بد بخت نہ قرار دینا اور نہ اس کی ملاقات سے ہم کو رسوا کرنا۔ اور اسے اپنی مغفرت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ اور رحمت کی کنجیوں میں سے ایک کلید قرار دے۔<sup>۱</sup>

### دُعا

نَجِّ الْبَلَاءَ فِي مَالِكِ اشتر کے نام طویل خط کے اختتام میں امیر المؤمنین علیؑ  
مالک اشتر کے لیے دُعا کرتے ہیں۔ اُسی دُعا پر ہم بھی تحریر ختم کرتے ہیں۔  
وَ اَنْ يُّخْتَمَ لِي وَ لَكَ بِالسَّعَادَةِ وَ الشَّهَادَةِ، وَ اِنَّا اِلَيْهِ  
رَاغِبُونَ۔

اور یہ کہ میرا اور تمہارا خاتمہ سعادت و شہادت پر ہو۔ بے شک ہمیں اسی کی طرف پلٹنا ہے۔<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> [صحیفہ کاملہ، افکار، دُعا، ص ۲۰، ص ۳۵۹]

<sup>۲</sup> [نَجِّ الْبَلَاءَ، افکار، خط ۵۳، ص ۷۸۸]